مکتوبات ڈاکٹر نذیر احمد بنام نجم الاسلام

(۶)

بسم تعالیٰ

۱۹ فروری ۱۹۹۰ء

محبی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب ، سلام مسنون ، حسب خواہش دونوں مخطوطات کے عکس روانہ ہیں ، خدا کرے وقت پر آپ کو مل جائیں ، پروفیسر مختارالدین احمد صاحب کی فرمایش پر یہ کام ہوا ہے ، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں سلام عرض کریں ،

آپ کا مجلہ "تحقیق" ملا ، پہلے کا شمارہ بھی مل گیا تھا ، ماشاء اللہ پرچہ بہت خوب ہے ، خدا آپ کو علمی خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

ہاں ! میں نے دیوانِ مہندس کا انتقادی متن تیار کیا ہے ، مقدمے میں اس کے خاندان کے افراد کے کارناموں پر تفصیل سے بحث کی ہے ، لیکن اس کی مثنوی بطرز کریما میرے علم میں نہیں ، براہ کرم اس کی تفصیل مرحمت فرمائیں۔ تاکہ اسے بھی مقدمے میں شامل کرلوں۔

"تحقیق" کے آیندہ پرچے کے لیے جو محترم غلام مصطفیٰ خاں کے اعزاز میں نکل رہا ہے ، ایک چھوٹا سا مقالہ بعنوان : "نزھۃ المجالس" لکھ رہا ہوں ، اگر آپ فرمائیں تو آپ کے پاس بھیج دوں ،

آپ کے پرچے کو پڑھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔ خدا آپ کو خوش رکھے۔

نذیر احمد

(۷)

بسمہ تعالیٰ

۳ مئی ۱۹۹۰ء

محبی سلام مسنون

حسب وعدہ مضمون بھیج رہا ہوں ، آپ اس کا جس طرح چاہیں استعمال کریں ، پروفیسر غلام مصطفیٰ صاحب سے جو عقیدت ہے ، اس کی بنا پر چاہتا تھا کہ کوئی مقالہ ان کے نام کی

کتاب میں شامل ہو ، اگر آپ کو کسی اور مقالے کی ضرورت ہوگی تو اسے بھی حاضر کر دوں گا ،

میں دیوان مہندس طباعت کے لیے تیار کر چکا ہوں ، مقدمے میں اس کے خاندان کے مختلف افراد کے علمی کارناموں کا اجمالی بیان ہے ، براہ کرم مہندس کے تعلق سے آپ کے پاس جتنی چیزیں ہوں وہ مجھے عنایت کر دیں ، آپ کی اس عنایت کا باقاعدہ شکریہ ادا کروں گا۔

خدا آپ سب کو اپنی امان میں رکھے۔ (آمین) پروفیسر غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں میرا سلام کہیں ،

اگر آپ پسند کریں تو " غالب نامے " ہم آپ کے مجلے کے تبادلے کے طور پر آپ کو روانہ کر دیں۔

مخلص

نذیر احمد

(۸)

باسمہ تعالیٰ

۱۳ جون ۱۹۹۰ء

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب ، سلام مسنون ،

آپ کے بھیجے ہوئے مسودات ملے ، آپ کا مقالہ نہایت دلچسپ ہے ، اس سے مجھے بڑا فایدہ حاصل ہوا ، کتنی نئی معلومات کا اس سے پتا چلا ، سیرت پر منظوم رسالے کی بھی ضرورت ہے ، اس کو بھجوانے کا کرم کریں ، دیوانِ مہندس کا انتقادی متن تیار کر چکا ہوں ، یہ متن مطبوعہ نسخے کے علاوہ نسخۂ کراچی ، نسخۂ حیدرآباد دکن اور نسخۂ خیرپور پر مبنی ہے ، کچھ اشعار باغستان میں بھی موجود ہیں۔ ان دستاویزات سے معلوم ہوا کہ محمود بنگلوری کا نسخہ خود مہندس کی کتابت کا نہ تھا ، مطبوعہ نسخہ اغلاط سے پر ہے ، مہندس کے "ترجمۂ صورِ صوفی " کا خط جداگانہ ہے ، علاوہ بریں اس کے خط میں قرآن کا جو نسخہ ہے اس سے بھی بنگلوری کے نسخے کی تحریر میل نہیں کھاتی ، دیوان مہندس کے مختلف نسخوں کے دیکھنے کے بعد ڈاکٹر عبداللہ چغتائی مرحوم کے وسوسے کی بنیاد باقی نہیں رہ جاتی۔ ویسے خود عمر یافعی کے نسخے میں جہاں استاد احمد کے معمارِ تاج و قلعۂ سرخ ہونے کا ذکر تھا چند شعر لکھے جانے سے رہ گئے ہیں ، اس میں اس مقام پر اشعار Abrupt ہیں : مثلاً

این دو عمارت کہ بیان کردہ ام در صفتش خامہ روان کردہ ام

یک ہنر از گنجِ ہنر ہای اوست   یک گہر از کانِ گہر ہای اوست ...

دراصل لکھے جانے سے نہیں رہ گئے ، بلکہ یہاں نسخے سے ایک ورق نکل گیا ، جس میں دیوان کی آخری غزل : ماست خرابیم نہ بنگی نہ شرابی الخ (شامل ۵ بیت) اور مثنوی کے ابتدائی ۱۱ بیت شامل تھے ۔ بہت معمولی صلاحیت کا آدمی نسخے کے نقص کا اندازہ لگا سکتا تھا ، پھر باقی ماندہ اشعار بھی اسی پر دلالت کرتے تھے کہ یہ دونوں عمارتیں استاد احمد کے فن کی یادگار ہیں ، مجھے یقین ہے کہ یہاں پر مرحوم چغتائی نے بڑی زیادتی کی ہے ، جب خود ان کے نسخے میں دو عمارتوں کا ذکر ہو ، اور دوسرے نسخے کے پہلے کے اشعار میں دونوں عمارتوں کا نام صراحتہً موجود ہو تو استاد احمد کو معمارِ تاج قرار نہ دینا عجیب و غریب قسم کی منطق ہے ۔

امید ہے میرا مقالہ نزھۃ المجالس پر مل گیا ہوگا ، رجسٹری سے بھیجا گیا ہے ، اگر نہ ملا ہوگا تو ان شاء اللہ بعد میں مل جائے گا ۔ ہم لوگ بفضلہ اچھے ہیں اور آپ حضرات کی سلامتی کی دعائیں کرتے ہیں ، خدا آپ سب کو ہر طرح کی بلا سے محفوظ رکھے ۔ (آمین) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں سلام کہیں ، پروفیسر مختارالدین صاحب مع اہلیہ سفرِ حج پر گئے ہیں ۔

نذیر احمد

(۹)

بسمہ تعالیٰ

۱۷ ستمبر ۱۹۹۰ء

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب ، سلام مسنون ۔

آپ کا والا نامہ مورخہ ۱۸ اگست تاخیر سے ملا تھا ، جہانی والا مقالہ گم ہو گیا ، یہ ایک لحاظ سے اچھا ہوا ، آپ کے خط آنے کے بعد سے میں نے مقالے پر نظرثانی کرنی شروع کی اور بحمداللہ وہ تیار ہوگیا ، اور وہ ترمیم شدہ مسودہ آپ کے پاس بھیج رہا ہوں ، خدا کرے مل جائے ۔

آپ نے تاج محل کے معمار استاد احمد کے سلسلے میں ڈاکٹر چغتائی کے دعوے کا ذکر کیا ہے کہ بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں قابلِ قبول نہ ہونا چاہیے خاص طور پر جب کوئی دوسری شہادت موجود نہ ہو ، دوسری شہادت کی عدم موجودگی سے بیٹے کی شہادت قابل رد نہیں ہوسکتی بلکہ اس کے برخلاف اس سے زیادہ محکم شہادت کی بنا پر رد ہوسکتی ہے ۔ دراصل یہاں ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ ضروری ہے اور وہ عدالتی شہادت اور تاریخی تحقیق کی شہادت کی تفریق کا

معاملہ ہے۔ دراصل جج اپنے سامنے کے ایک واقعے کی تحقیق کرتا ہے ، اس کے سامنے عینی شاہد بھی پیش ہوتے ہیں ، دوسری قسم کی اور شہادتیں بھی لائی جاتی ہیں ، حکومت کا سارا عملہ واقعے کی اصلیت کے معلوم کرنے میں جج کی مدد کرتا ہے ، اتنے امور کے پیشِ نظر جج کو حق حاصل ہے کہ وہ مشتبہ شاہد کو رد کر دے لیکن جہاں سیکڑوں سال پرانے واقعے کی تحقیق مقصود ہو ، اس کے ہزاروں ماٰخذ میں سے ایک بھی موجود نہ ہو ، چشم دید گواہی کا ذکر ہی کیا ہے ، ہم عصر شہادت ہی مل جائے تو بہت غنیمت ہے ، ہم عصر شہادت جو تحقیق میں اتنی اہم ہوتی ہے وہ کسی آدمی کے بیان پر مبنی ہے ، اور آدمی جو ہر آن نئی بات کہہ سکتا ہو ، تو کیا محض اس بنیاد پر کہ امکان ہے کہ اس معاملے میں آدمی جھوٹ بولا ہو ، ہم عصر شہادت رد کی جاسکتی ہے ، میرے نزدیک اس کا جواب نفی میں ہے ، میرے خیال میں چغتائی صاحب کا معاملہ ایسا تھا کہ وہ محض مقدمہ جیتنا چاہتے تھے۔ ورنہ وہ ہرگز یہ بیان نہ دیتے "بد قسمتی سے اس دوسرے نسخے میں : کرد بحکمِ شہِ کشور کشا۔ روضۂ ممتاز محل را بنا ، مع چند دیگر اشعار کے اس نظم میں موجود نہیں جن سے احمد کو معمارِ تاج شمار کیا گیا ہے"۔ اس " دوسرے نسخے " میں نظم ان اشعار سے شروع ہوتی ہے :

این دو عمارت کہ بیان کردہ ام — در صفتش خامہ روان کردہ ام
یک ہنر از گنجِ ہنر ہای اوست — یک گہر از کانِ گہر ہای اوست

ان اشعار سے معمولی صلاحیت کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اس سے پہلے کے اشعار میں جو " دوسرے نسخے " میں نقل ہونے سے رہ گئے ہیں ، اور جن میں دو عمارتوں کا نام درج ہوگا ، شاہجہان کے عہد کی دو مشہور عمارتوں کا ذکر ہوگا۔ اور یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ دو مشہور عمارتیں قلعۂ دہلی اور روضۂ تاج گنج کے سوا کوئی اور نہیں۔ مزید براں جب دوسرے نسخے کے مفقود اشعار کا سراغ "پہلے نسخے " سے مل سکتا ہو تو ان اشعار کی صداقت پر شک کرنا ہرگز درست نہیں۔ لیکن ہمارے محترم چغتائی صاحب اس نقص کو ایک قرینہ اس امر کا سمجھتے ہیں کہ تاج محل کا معمار استاد احمد نہ ہوگا۔ میری گزارش کا مدعا ہے کہ محترم چغتائی صاحب یہاں ایک وکیل نظر آتے ہیں جو بحث کے دوران میں صرف انھی امور پر زور دیتا ہے جو اس کے مؤکل کے حق میں مفید ہوں ، اور ان امور کو جو اس کے غیر موافق ہوتے ہیں دبانے کی کوشش کرتا ہے ، میرا گمان یہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے ماٰخذ کی صحیح تنقیح نہیں کی۔

ڈاکٹر چغتائی صاحب عظیم محقق تھے ، ان کا میں بہت احترام کرتا ہوں ، اسلامی تاریخ و تہذیب کے سیکڑوں گوشوں کو انھوں نے روشن کیا ، مگر یہاں ان سے چوک ہوگئی جس کی وجہ سے وہ محقق کم وکیل زیادہ نظر آتے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ تحقیق میں جو تاریخی شہادتیں پیش ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے

اصول و ضوابط متعین کیے جائیں تاکہ محققین کے لیے کارآمد ہو سکیں۔

آپ نے "فارسی شعراء" پر کچھ لکھنے کے لیے فرمایا ہے، آپ سے کیا عرض کروں کہ فرصت بہت کم ملتی ہے، دوسرے اور کاموں کی تکمیل میں لگا ہوں، اگر کچھ وقت اور دیں تو شاید یہ کام کر سکوں۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کریں اور التماس دعا کی درخواست کریں۔

مخلص

نذیر احمد

(۱۰)

باسمہ تعالیٰ

۴۔ اکتوبر ۱۹۹۱ء

محبی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب، سلام مسنون

امید ہے آپ کا مزاج اچھا ہوگا۔ غالب سیمنار میں شرکت کا دعوت نامہ مل چکا ہوگا، لیکن اب تک آپ کی طرف سے منظوری کا خط نہیں ملا، اچھا ہوتا کہ آپ جلد از جلد اپنی رضامندی کا خط اور اپنے مقالے کے عنوان یا اس کے اختصار سے ممنون کرتے۔ سیمنار ۲۰ - ۲۲ دسمبر کو ہے۔

محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کے ایک مرید سمیع صاحب دو تین بار میرے گھر پر تشریف لائے، ان سے مل کر خوشی ہوئی۔ ان کے بدست یہ خط اور بچ نامے میں منقول فارسی اشعار کے بارے میں ایک مقالہ روانہ کر رہا ہوں۔ آپ اس مضمون کو اپنے مجلے میں یا کسی اور مناسب مجلے میں اشاعت کے لیے بھیج دیں، بچ نامے کا تعلق آپ ہی کے خطے سے ہے اس لیے اسی علاقے سے اس کی اشاعت زیادہ مناسب ہے۔

ہم لوگ بفضلہ اچھے ہیں۔ اعجاز خسروی کے ترجمے کا کام جاری ہے لیکن "ہمراہانِ سست عناصر" سے پریشانی ہے، خدا کرے یہ کام پورا ہو جائے اور میں رسوائی سے بچ سکوں۔

مخلص

نذیر احمد

(۱۱)

بسمہ تعالیٰ

۳ جنوری ۱۹۹۲ء

محبِ گرامی سیمنار میں آپ کا شدید انتظار تھا ، بہرحال وقت پر آپ کا ٹیلیگرام آگیا ، ملاقات نہ ہونے کا افسوس رہا- آپ سے بہت سی باتیں کرنا تھیں ، آپ نہیں آئے تو میں آنے کی سبیل نکال رہا ہوں ، ابھی تو فرصت نہیں لیکن فرصت نکالنے کی صورت زیر غور ہے ، آپ آتے تو خوش ہوتے ، یہاں کی کتابوں سے علم و ادب کی رفتار ترقی کا اندازہ ہوتا ، انسٹی ٹیوٹ نے پانچ کتابوں کا اسی موقع پر اجراء کرایا تھا ، چند کتابیں آپ کے لیے علی گڑھ سے بھی لایا تھا- ان شاء اللہ آئندہ سال آپ ضرور تشریف لائیں ، پاکستان سے ڈاکٹر وحید قریشی ، پروفیسر فرمان فتحپوری ، جناب انور سدید ، جناب وزیر آغا صاحب تشریف لائے تھے ، آخرکار ان حضرات کو ویزا مل ہی گیا ، آپ کو کیوں کر نہ ملا ، مضمون کا پروف بھیج رہا ہوں ، تاخیر کے لیے معذرت خواہ ہوں ، جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کو میرا سلام پہنچایئے ، ان کا وجود ہم سب کے لیے باعثِ فخر ہے-

مخلص

نذیر احمد

(۱۲)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / سرسید نگر ، علیگڑھ ۲۰۲۰۰۲

۲۴ مارچ ۱۹۹۲ء

محبِ گرامی ، سلام مسنون ، عرصے سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا ، تحقیق کا شمارہ ملا ، ماشاء اللہ بہت خوب ہے ، بس طباعت اچھی ہو جائے پھر کیا کہنا ، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ محترم کی طرف سے خط اور تحایف بھی آئے ، مجھے شرمندگی ہے کہ وہ اتنی عنایت کریں اور میری طرف سے کچھ نہ ہو ، وہ اللہ کے بڑے نیک بندے ہیں وہ میری کوتاہیوں کو درگذر کر دینگے ، ان سے ملاقات ہو تو میرا سلام عرض کریں اور میرے لیے التماس دعا کریں ،

اس وقت ایک فوری ضرورت اور شدید تقاضے کے تحت یہ سطریں تحریر کر رہا ہوں ، آپ کے علم میں ہوگا کہ میں نے فرہنگِ قوّاس (تالیف دور علاء الدین خلجی) کو بنگال کے ایک

ناقص الآخر نسخے کی بنیاد پر ترتیب دیا تھا جو ۱۹۷۴ء میں بنگاہ ترجمہ و نشر کتاب تہران کی جانب سے شائع ہوا، نسخہ آخر سے ناقص ہے ، لیکن میرے قیاس کے مطابق اس کا نقص تھوڑا ہوگا ، اس لیے کہ کتاب کا آخری بخش پنجم ہے اور اس کا غالب حصہ موجود ہے ۔ فرہنگ قواس کے کسی اور نسخے کا مجھے علم نہیں ، البتہ کابل یونیورسٹی کے استاد ڈاکٹر جاوید نے مجھے اطلاع دی تھی کہ کابل کے میوزیم یا آرکایوز میں (انھوں نے ایک ہی نام لیا تھا) اسکا نسخہ ہے ۔ (مجھے اپنی یادداشت پر بھروسہ نہیں ، ممکن ہے ، انھوں نے " زفانِ گویا " کے بارے میں کہا ہو) ، ڈاکٹر شہریار نے فرہنگ نویسی ... میں بھوپال میں ایک نسخے کی اطلاع دی تھی ، مگر وہ غلط ہے ، میں نے وہ نسخہ دیکھا ، وہ بالکل دوسری فرہنگ ہے ، چنانچہ اس پر ایک مضمون غالب نامہ میں شائع کیا تھا ۔ انھی دنوں میں پاکستان میوزیم کراچی کے فارسی مخطوطات کی توضیحی فہرست مرتبہ عارف نوشاہی دیکھنے کو ملی ، اس میں ص ۳۳۹ پر فرہنگِ قواس کے ایک نسخے کا ذکر اس طرح ہے : فرہنگِ قواس از فخرالدین مبارکشاہ غزنوی .. در پنج بخش و ہر بخش در چند گونہ و بہرہ ، آغاز : سپاس و ستایش و نیاز نیایش مر پدید آرندہ گیتی ... در دو مجلد ، ص ۲ - ۳۵۸ ، ص ۴۰۶ - ۵۹۸ - (اسی تفصیل کے ذیل میں میری مرتبہ کتاب کا بھی حوالہ دیا ہے ۔)

میں نے اس نسخے کی مزید تفصیل کے لیے عارف نوشاہی صاحب کو اور چند دوسرے حضرات کو لکھا ، لیکن جواب سے محروم رہا ۔ نوشاہی صاحب مجھ پر بڑا کرم کرتے ہیں ، آج کل تہران میں ہیں ، وہاں بھی ان سے ملاقات ہوئی تھی ۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے کہ جو فرہنگِ قواس کراچی میں ہے وہ دو جلدوں میں ہے اور نہایت ضخیم ہے یعنی ۵۹۸ صفحات کو حاوی ہے جبکہ میری مرتبہ کتاب چھوٹی ہے اور ۲۲۷ صفحات پر مشتمل ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ نسخہ کسی دوسری کتاب کا ہو ، لیکن اس کے ابتدائی جملے جو نوشاہی صاحب نے درج کیے ہیں وہ میری مرتبہ کتاب میں موجود ہیں ۔ آپ کے سامنے میری مرتبہ کتاب نہ ہوگی ، شاید اس کے حاصل کرنے میں دشواری ہو ، لیکن کہیں نہ کہیں سے دستیاب ہو سکتی ہے ۔ بہرحال مجھے امید ہے کہ آپ زحمت کرکے اس گتھی کو سلجھائیں گے ۔ کتاب کی کچھ تفصیل درج کیے دے رہا ہوں :

(دیباچہ ، سپاس و ستایش و نیاز و نیایش مر پدید آ ندۂ گیتی و سپہر و دارندۂ ماہ و مہر را بیرون از اندازہ و افزون از شمار ، و درود آفرین ستودہ و بر ین بر مہتر و بہتر پیام آوران و سرور پیغمبران) برگزین کردگار و بہین و مہین افریدگار بصد ہزاران ہزار با یاران و یاوران پی در پی و دم در دم ۔ [اصل نسخے میں قوسین کی عبارت نہیں ہے اور اس کے منقول عنہ میں بھی نہ تھی ، میں نے دستور الافاضل سے حاصل کی] ... فرہنگنامہ بر پنج بخش است ، ہر بخش بر چند گونہ و ہر گونہ چند بہرہ بخش نخستین در نام چیزہا کہ بہری ازان سوی بالا رود ، بر پنج گونہ ، گونہ نخست در نام

خدای تعالی ، گونۂ دوم درنام چیزہای پراکندہ مانند فریشتہ و پیغامبران و کتابہا و دینہا گونۂ سوم درنامِ آسمان و ستارگان ، گونۂ چہارم در نامِ آتش و باد و آب و آبناک
گونۂ پنجم چیزہا کہ در آسمان و زمین پیدا می شود
بخش دوم ، در نامِ چیزہای بربستہ (جماد)
بخش سوم در نامِ چیزہای بررستہ (نبات)
بخش چہارم در نامِ جانورہا
بخش پنجم درنامِ چیزہا کہ از کار آدمی است ..
گونہ ۱: جایہا و خانہ ہا ، گونہ ۲: آوندہا ،
گونہ ۳: خوردنیہا ، گونہ ۴: پوشیدنیہا ، گونہ ۵: بیماریہا ،
گونہ ۶: سازہای جنگ ، گونہ ۷: کارگران ، گونہ ۸: تفاریق ہر شے ،
گونہ ۹: در مصادر ،

ہمارے نسخے میں گونہ ۹ بالکل محذوف ہے ، اور گونۂ ہشتم کا آخری اندراج کشخان : قرتبان ، خاقانی گفتہ است :

[وین طرفہ کہ موبدی گرفتہ است
بایک دو کشیش رنگِ کشخان]

"گفتہ است" پر نسخہ ختم ہو جاتا ہے ، اس کے بعد نصف صفحہ سفید چھوٹا ہوا ہے ، اس سے منقول عنہ کے نقص پر استدلال ہوسکتا ہے ، چھپے ہوئے نسخے (ص ۱۹۷) پر یہ آخری لفظ درج ہے ، اس کے بعد الفاظ ، اشخاص وغیرہ کی فہرستیں ہیں ، کتاب کے کل ۲۲۷ صفحات ہیں۔ بہرحال آپ نسخہ نکال کر دیکھیں کہ کیا واقعی کراچی کا نسخہ فرہنگ قواس ہی کا ہے یا کسی دوسری فرہنگ کا اور اگر قواس ہی کا ہے تو ضخامت کا اتنا فرق کیوں ، یہ بات بھی واضح ہو جائے کہ فرہنگ قواس میں عربی کے الفاظ شامل نہیں۔

آپ کو بڑی زحمت تو ہوگی ، لیکن میں سخت الجھن میں ہوں ، آپ میری الجھن دور کریں یہ کتاب دوبارہ چھپنے جا رہی ہے ، میری خواہش ہے کہ جو مزید معلومات حاصل ہوتی ہیں انھیں بھی شامل کر دیں۔

مخلص

نذیر احمد

(۱۳)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ سرسید نگر ، علی گڑھ

۳۰ مارچ

محب گرامی ، سلام مسنون ، چند دن پہلے آپ کو ایک خط رجسٹرڈ روانہ کیا تھا ، خدا کرے مل گیا ہو ، دراصل فرہنگ قواس کے ایک قلمی نسخے کی بابت اطلاع درکار ہے ، یہ نسخہ کراچی میوزیم میں ہے جس کا مختصر تعارف عارف نوشاہی نے اپنی فہرست میں کیا ہے ، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فرہنگ قواس کا جو نسخہ میرے مطالعے میں ہے اور جس کی بنیاد پر میں نے اسے شایع کیا ہے وہ محض خلاصہ ہے ، مفصل اور کامل نسخہ کراچی ہی کا ہے ، فی الحال اس کی دوسری اشاعت زیر غور ہے ، اگر یہ طے ہو جاے کہ کراچی کا نسخہ واقعی فرہنگ قواس ہی ہے تو فی الحال اس کی اشاعت ملتوی کر دی جاے- اس لیے میں نے آپ کو تکلیف دی ہے کہ آپ خود کراچی کے نسخے کو دیکھ کر مجھے بتائیں کہ صحیح صورت حال کیا ہے ، پھر اس نسخے کی نقل حاصل کریں- امید ہے آپ میرے لیے یہ زحمت قبول کریں گے-

الحمدللہ ہم لوگ اچھے ہیں ، ادھر کچھ کتابیں شایع ہوئی ہیں ، انھیں آپ کے پاس بھیجنے کی صورت نکال رہے ہیں-

پروفیسر مختارالدین احمد صاحب خیریت سے ہیں-

مخلص

نذیر احمد

(۱۴)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ سرسید نگر ، علی گڑھ

۳ - ۴ - ۹۲

محب گرامی چار کتابیں جو حال ہی میں شایع ہوئی ہیں آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں ، کتابت کی غلطیاں خاصی ہیں ،

آپ کو دو خط حال فی الحال لکھے ہیں ، دراصل فرہنگ قواس کی طبع ثانی زیر غور ہے ۔

اس لیے اس کے نسخۂ کراچی کے بارے میں تفصیل درکار ہے ، اگر واقعی وہ نسخہ قواس ہی ہے تو اس کے عکس کی ضرورت ہوگی- بھوپال میں بھی ایک نسخے کی موجودگی بتائی گئی تھی ، چنانچہ شہریار نقوی نے اسی کو ہندوستان کی سب سے قدیم فرہنگ قرار دیا ہے ، لیکن جب میں نے اس نسخے کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ کسی جعلی شخص نے اس نسخے پر فرہنگ قواس لکھ دیا ، میں نے اس نسخے پر ایک تفصیلی مضمون غالب نامے میں شایع کیا ہے-

بہرحال خدا کرے نسخۂ کراچی کا یہ حال نہ ہو ، میں آپ کو زحمت دے رہا ہوں ، اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہ تھا-

خدا کرے آپ اچھے ہوں ،

ہاں یہ بات تو لکھنا بھول گیا کہ فخرالدین یادگاری مجلسے کے لیے آپ کے مقالے کا شدید انتظار ہے-

حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت میں سلام مسنون پہنچائیں-

مخلص

نذیر احمد

(۱۵)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ سر سید نگر ، علی گڑھ - ۲۰۲۰۰۲

فون : ۲۹۰۳۱

۲۹۸۳۲

۲۹ اپریل ۱۹۹۲ء

محب گرامی ، سلام مسنون - آپ کا تار مل گیا تھا ، تین روز ہوے خط بھی ملا ، میں نے آپ کو بڑی پریشانی میں ڈال دیا ، دراصل بات یہ ہے کہ فرہنگ قواس دوبارہ چھپنے جا رہی ہے ، میں نے اس پر نظر ثانی تو کرلی ہے ، لیکن اگر کراچی والے نسخے سے کوئی نئی بات معلوم ہو تو اس کا ذکر ہونا چاہیے- اگر وہاں والا نسخہ کامل اور میرا والا خلاصہ ہوا تو پھر یہ طے کرنا ہوگا کہ اس کی طباعت ثانی ہو یا نہ ہو ، چونکہ مسئلہ بڑا اہم ہے اور اب تک کسی نے اس کو حل نہیں کیا ہے (یہاں تک کہ عارف نوشاہی صاحب بھی کچھ نہ کر سکے) ، اس لیے آپ کو زحمت دی ، اگر آپ کراچی میں رہتے تو کوئی بات نہ تھی ، حیدرآباد سے محض اس ایک کام کے لیے کراچی آنا پریشان

کن ہے ، امید ہے کہ آپ میری مجبوری کے پیش نظر مجھے معاف کریں گے۔ قواس کا مطبوعہ نسخہ شاید نہ ملا ہو ، اس کے بعض ضروری اجزاء کا عکس بھیج رہا ہوں ، اس کی روشنی میں کراچی کے نسخے کے خواص لکھے جاسکیں گے۔

آپ کی فرمایش کے تحت ایک مقالہ بھیج رہا ہوں ، یہ مقالہ پرانا ہے ، نظرثانی کا موقع نہیں ملا تھا اس لیے اب تک شایع نہ ہوسکا ، اسوقت نظرثانی کرلی ہے ، مگر عجلت میں ، آپ اس کو غور سے دیکھ لیں۔

پروفیسر مختارالدین احمد صاحب کو آپ کا رقعہ بھجوا دیا تھا۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کی خدمت میں سلام بھجوا دیں۔

مخلص

نذیر احمد

(۱۶)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ سرسید نگر ، علی گڑھ - ۲۰۲۰۰۲

۱۱ مئی ۹۲ء

محب گرامی ، سلام مسنون - ۱۸ اپریل کا تحریر کردہ خط تاخیر سے پرسوں یعنی ۹ مئی کو ملا خط پڑھ کر بڑی مسرت ہوئی ، اور حیرت بھی کہ اتنے تھوڑے سے وقت میں ایسی مفصل اطلاع بہم پہنچائی کہ میری ساری الجھنیں دور ہوگئیں ، دل سے آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعا نکلی ، آپ نے خرابی صحت کے باوجود مخطوطے کے حاصل کرنے میں جو زحمتیں اٹھائیں ، ان کا بخوبی احساس ہے۔

میرے اندازے کے مطابق زیر نظر مخطوطے کے مشتملات یہ ہیں

ورق ۱ - ۱۸۰

دیباچۂ فرہنگ فخر قواس (ایک صفحہ)

لغت (نامعلوم)

زفان گویا (بغیر دیباچہ)

ورق ۱۸۰ - ۲۰۳

کوئی اور کتاب

ورق ۲۰۳ تا ۲۹۸

فرہنگ فخر قواس (کامل)

ورق ۲۹۹ - ۳۸۷

لسان الشعرا

اس مخطوطے کا انکشاف فارسی کی ادبی و فرہنگی تاریخ کی اہم دریافت ہے ، ایک مجموعے میں کم از کم تین نادر کتابوں کا شمول جتنی اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے وہ اہل نظر پر پوشیدہ نہیں۔ فرہنگ قواس کا محض ایک نسخہ جو ناقص الطرفین ہے ، معلوم ہے ، آپ کے مجموعے میں اس کا کامل نسخہ شامل ہے ، قواس ہندوستان کا سب سے قدیم لغت ہے اور لغت فرس کے علاوہ ایران میں بھی اس سے کوئی دوسری قدیم لغت ، مکشوف نہیں ہوئی ، ظاہر ہے اس لغت کے کامل نسخے کا انکشاف ادبی تاریخ کا اہم واقعہ ہے ، زفان گویا بھی راقم کی توجہ سے شایع ہوچکی ہے جس کا ایک ہی اہم نسخہ پٹنہ میں موجود ہے ، روس کا نسخہ دراصل کتاب کا محض ایک جز ہے اور وہ بھی نہایت مغلوط ، کراچی کے مخطوطے میں یہ شامل ہے لیکن معلوم نہیں کامل ہے یا ناقص ، لسان الشعراء کا ایک نسخہ غالباً فلورنس کے کتاب خانے سے اٹلی کی ایک ایران شناس خاتون کو ملا ہے ، لیکن نسخے کی ہُویّت کا علم نہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ مجموعہ فارسی ادبی تاریخ میں غیر معمولی اضافے کا موجب ہوگا ، اسی بنا پر میرا خیال ہے کہ ادھر چند سالوں میں کوئی ایسی چونکا دینے والی دریافت سامنے نہیں آئی ہے جتنی یہ ہے۔

اب آپ سے ایک درخواست ہے کہ اس نسخے کا عکس حاصل کر لیں ، مائکرو فلم یا زیردکس ، یہاں مائیکرو فلم سے بڑے عکس تیار کیے جاسکتے ہیں۔ اس کام میں جو اخراجات ہوں گے وہ میرے ایک پاکستانی عزیز ادا کر دیں گے۔

چند روز ہوے میں نے قواس مطبوعہ کے چند صفحے کے عکس کے ساتھ ایک مقالہ بھی روانہ کیا ہے ، امید ہے مل چکا ہوگا۔ اب آپ مخطوطے کے مطالعے میں زیادہ وقت نہ لگائیں ، صرف عکس حاصل کرنے کی صورت نکالیں ، آپ کی زحمت کا پورا پورا اعتراف تحریراً کروں گا۔

ملاقات ہو تو ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں میرا سلام عرض کریں ، پروفیسر مختار الدین سے آج ہی ملاقات ہوئی ، اچھے ہیں۔ اور سلام کہہ رہے ہیں۔

مخلص

نذیر احمد

(۱۷)

بسمہ تعالیٰ

۳ جون ۱۹۹۲ء

محبی پروفیسر صاحب ، سلام مسنون ، آپ کا ۱۲ مئی کا خط مع فرہنگ قواس کے زیروکس (پوری کتاب) اور آخری اوراق جو غیر مطبوعہ ہیں ، ان کے پوری سائز کے زیروکس ملے ، ان کو دیکھ کر جو خوشی ہوئی اس کا بیان الفاظ میں نہیں کر سکتا ، ایسی خوشی جیسی شاید پوری زندگی میں دو ایک بار حاصل ہوئی ہوگی ، آپ کے لیے دل سے دعائیں نکلیں اور دوستوں سے آپ کی اس شفقت کا برابر تذکرہ کیا اور کرتا رہا ہوں ، میرے خیال میں فارسی زبان و ادب کے تعلق سے زیر نظر مجموعے کی دریافت اپنی نظیر نہیں رکھتی ، میری خواہش ہے کہ فرہنگ قواس ، زفان گویا کو دوبارہ شایع کروں اور لسان الشعراء کا بھی انتقادی متن تیار کر لوں ، خدا کرے میں اپنے اس ارادے میں کامیاب ہوں۔ (آمین) یہ کتابیں ایران میں شایع ہو جائیں گی۔

پروفیسر صاحب ، آپ سے میری استدعا ہے کہ پورے مجموعے کا زیروکس کا انتظام کرا دیں مجھے بخوبی احساس ہے کہ آپ کو بیحد زحمت کرنا پڑتی ہے ، لیکن بجز آپ کے اس مشکل کو کوئی اور صاحب حل نہیں کر سکتے۔

آپ نے یہ اچھی خوش خبری سنائی کہ اب آپ کی طبیعت ٹھیک ہے اور ان شاء اللہ آپ فخرالدین علی احمد مجلہ کے لیے مقالہ تحریر کریں گے۔ اس کا پیشگی شکریہ ادا کرتا ہوں ،

آپ سے ملاقات کی بڑی خواہش ہے ، دسمبر میں ان شاء اللہ غالب پر سیمنار ہوگا اور آپ اس میں شرکت کی صورت نکالیں گے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ فی الحال کچھ مالی مشکلات سے دوچار ہے ، لیکن مجھے امید ہے ان شاء اللہ ہم اس حالت پر قابو پاسکیں گے۔

آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ خدا نے چاہا تو آپ کے مجلے کے لیے مقالے لکھتا رہوں گا۔

پروفیسر مختارالدین احمد صاحب کو آپ کا سلام پہنچا دیا تھا ، براہ کرم میرا سلام جناب محترم غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں پہنچائیں۔

آپکا

نذیر احمد

باسمہ تعالیٰ

۶۳۵ / ۴ سرسید نگر ، علی گڑھ ، ۲۰۲۰۰۲
۳ جولائی ۱۹۹۲ء

محب گرامی ، سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ مورخ ۱۲ مئی سامنے ہے ، اس سے معلوم ہوا کہ میرا خط جس کے ذریعے قواس کے اوراق کے ملنے کی اطلاع دی تھی آپ کو نہیں ملا ، ممکن ہے بعد میں ملا ہوگا ، آپ نے جس محبت سے میری فرمائش پوری کی ، اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ، آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں ، آپ کے صوبے کی صورت حال سے فکر دامنگیر رہتی ہے ، خدا اپنے فضل و کرم سے آپ حضرات کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

میں نے اپنے خط میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ مجھے پورے مخطوطے کا عکس مل جاتا تو میری ضرورت پوری ہوتی ، فرہنگ قواس کا کام تقریباً ختم ہو چکا ہے اس نئے مسودے سے مقابلہ کر لیا ہے اور متن کافی حد تک ٹھیک ہو گیا ہے ، اور زاید اوراق کی بڑی حد تک تصحیح ہو گئی ہے۔ اس طرح یہ کتاب دوسری اشاعت کے قابل ہے ، تہران کے دو ایک ادارے اس کتاب کی طباعت کے خواہشمند ہیں۔

" زفان گویا " ج اول میں نے شایع کر دی ہے ، اس کا ایک ہی کامل نسخہ موجود ہے ، اسی پر میرے مطبوعہ متن کا دار و مدار ہے ، آپ کے یہاں کا نسخہ مل جاتا تو ج دوم میں اس سے قرار واقعی استفادہ کر لیا جاتا ، اس لیے عکس کی فوری ضرورت ہے ، " لسان الشعراء" کے نسخے کی مدت سے تلاش تھی ، اٹلی کی ایک خاتون نے نسخے کا ذکر کیا تھا لیکن اس کے بعد خاموشی اختیار کرلی۔ بہرحال آپ کے یہاں کے نسخے کی دریافت بڑی خوش آیند بات ہے ، آپ سے استدعا ہے کہ اس کا بھی عکس میرے لیے فراہم کریں ، بے حد ممنون ہوں گا۔

ادھر دو تین ہفتوں سے ایک خانگی الجھن میں گرفتارہوں ، میری منجھلی بیٹی دلّی یونیورسٹی میں فارسی پڑھاتی ہے ، اس کی نیورو سرجری ہوئی ہے ، دو ہفتے سے اسپتال میں ہے ، اس کی صحت کے لیے دعا کریں ، خان آرزو کی "مثمر" اس نے اڈٹ کی ، اس کا آخری حصہ ضرب الامثال پر ہے ، اس کو اس نے الگ مرتب کیا تو ہزار صفحے سے زیادہ ضخامت کی کتاب ہے ، اس کے علاوہ سراج اللغۃ بھی اس نے مرتب کر لی ہے ، تہران کے ادارے اس کی کتابیں چھاپنے پر رضامند ہیں ، خدا اسے جلد صحت یاب کرے۔ (آمین)

پروفیسر مختارالدین احمد خیریت سے ہیں ، اور فخرالدین علی احمد کے یادگار نامے کے لیے مقالہ تیار کر رہے ہیں ، میں بھی آپ کے مجلے کے لیے " میر محمد مومن عرشی " اکبر آبادی پر مضمون لکھ رہا ہوں ، ان شاء اللہ تیار ہو جاے تو آپ کی خدمت میں ارسال کر دوں ، امید ہے آپ صحت یاب ہوں گے اور یادگار نامے کے لیے مقالہ مرتب کر چکے ہوں گے۔ غالب سیمنار دسمبر میں ہوگا ، اس میں شرکت کے لیے آپ وقت نکالیں ، محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں دعا کے لیے درخواست کریں۔

مخلص

نذیر احمد

(۱۹)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ سرسید نگر ، علی گڑھ

۲۳ جولائی

محترم پروفیسر صاحب ، سلام مسنون ، آپ کا خط ملا ، اس سے اندازہ ہوا کہ فرہنگ قواس کے سلسلے میں جو کاغذات آپ نے بھیجے تھے ، اس کی کوئی رسید آپ کو میری طرف سے نہیں ملی ، وہ کاغذات مجھے وقت پر مل گئے تھے ، اور میں نے رسید بھی روانہ کر دی تھی ، ممکن آپ کے خط لکھنے کے بعد میرا خط ملا ہو ، میں نے اپنے خط میں آپ سے درخواست کی تھی کہ پورے مخطوطے کا عکس مجھے مطلوب ہے ، لسان الشعراء کے بھی اوراق حاصل کر لیں ، یہ ڈاک سے نہ بھیجیں کسی آنے جانے والے آدمی کے ہاتھ بھجوائیں ، فرہنگ قواس کے مطبوعہ نسخے کا مقابلہ عکسی نسخے سے کر لیا ہے ، اور ایک الگ مضمون عکسی نسخے کے ذیلی حاشیوں پر لکھ لیا ہے ، یہ مقالہ مجھے اچھا لگا ، اس کے ساتھ آپ کے خط کا عکس ، خطی نسخے اور ایشیاٹک سوسایٹی کے نسخے کا عکس بھی شامل ہوگا ، مقالہ طویل ہے ، پہلے تو خیال ہو رہا تھا کہ آپ کے رسالے کے لیے بھیج دوں ، لیکن غالب نامے کے لیے بھی مضامین نہیں مل رہے ہیں ، اسی میں شایع کر دوں ، گو حق آپ کا زیادہ ہے۔

خدا کا شکر ہے میرا اپنا کام جاری ہے ، میر عبداللہ مشکیں قلم کے بیٹے میر صالح کشفی پر مقالہ مجلۂ علوم اسلامیہ کے تازہ شمارے میں چھپ گیا ہے ، اور ان کے دوسرے بیٹے میر مومن عرشی پر مقالہ تیار ہے ، علوم اسلامیہ کے آنے والے شمارے میں شاہجہان کے دور کی ایک

تصنیف " مخبرالواصلین " پر میرا مقالہ شامل ہوگا ، یہ بھی آگرے کے ایک مؤلف کی تالیف ہے جو مشکیں قلم کی طرح ترمذی اور سادات حسینی میں سے ہیں ، لیکن یہ معلوم نہ ہوسکا کہ دونوں ہم خانوادہ ہیں یا نہیں۔ " فرہنگ قواس " کے نئے ایڈیشن کے لیے گفتگو ہو رہی ہے ، ظاہر ہے ایران ہی میں یہ کتاب چھپ سکے گی ، گو چھپنے کے بعد وہاں سے کتابوں کا آنا سخت مشکل ہے ، اسی سال دیوان حافظ کا ساتواں ایڈیشن امیر کبیر (تہران) نے شایع کیا ہے جس کے صرف دو نسخے مل سکے ہیں ، مکاتیب سنائی جو ۱۹۶۲ء میں علی گڑھ سے شایع ہوئی تھی ، پانچ چھ سال قبل تہران کے ایک مکتبہ : فرزان نے شایع کر لیا اور مجھے آج تک ایک نسخہ بھی نہ بھیجا ، اس کے شایع ہونے کی اطلاع اور اس کا ایک نسخہ ایک دوست کے ذریعے ملا ،

آج کل ایک گھریلو پریشانی ہے ، میری منجھلی بیٹی جو دلّی یونیورسٹی میں فارسی پڑھاتی ہے اور جس کی مرتبہ کتاب "مثمر" کراچی یونیورسٹی سے شایع ہوئی ہے ، اس کے سر کا آپریشن ہوا ہے ، بحمد اللہ آپریشن ٹھیک ہوگیا اور وہ اسپتال سے گھر آگئی لیکن ابھی کافی کمزور ہے اور کام کرنے کے قابل نہیں۔ اس کی بیماری کی وجہ سے جون اور جولائی کے مہینے پریشانی میں گذرے ، اب جا کر کسی قدر اطمینان ہوا ، وہ بڑی مستعد لڑکی ہے ، اس کی مرتبہ : ضرب الامثال " خان آرزو تہران میں اشاعت کے لیے منظور ہوگئی ہے دراصل یہ الگ کتاب نہیں ، بلکہ مثمر کا آخری جزء ہے۔ خان آرزو کی سراج اللغة پر اس کا کام کافی آگے بڑھ چکا ہے ، خدا کرے وہ جلد ٹھیک ہو جائے اور پھر اپنے کام میں لگ جائے۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب سے ملاقات ہو تو میرا سلام کہیں۔

آپ کا

نذیر احمد

(۲۰)

باسمہ تعالیٰ

۳۰ جولائی ۱۹۹۲ء

محترم و معظم ڈاکٹر صاحب ، سلام مسنون ،

چند روز ہو رہے ہیں دلی سے آپ کو ایک ایروگرام روانہ کیا تھا ، دلی سے علی گڑھ واپس آیا - دوسرے دن آپ کے دو ہوائی ڈاک کے پیکٹ ملے ، یہ پیکٹ بڑی توجہ سے تیار کیے گئے آپ کی

محبت اور علم دوستی کے شکریے کے لیے الفاظ نہیں پا رہا ہوں ، آپ نے میرے کام کرنے کے لیے وافر سامان مہیا کر دیا ہے کہ اگر میں یہ کام انجام دے سکوں تو یہ میری بڑی خوش نصیبی ہے جی چاہتا ہے کہ وہ مخطوطہ خود دیکھوں جو اتنے قیمتی اجزاء کا حامل ہے ،

چوتھی کتاب حوض الحیات جو حضرت غوث گوالیاری کی بحرالحیات کا ماخذ ہے ، پروفیسر اقتدار حسین صدیقی (شعبۂ تاریخ) کا خیال ہے کہ یہ کتاب نادر ہے اور ان کے علم کے مطابق اب تک اس کا نسخہ دریافت نہیں ہوسکا ہے ، لسان الشعراء کے یورپی نسخے کے لیے اٹلی کی جس خاتون نے مجھے اس نسخے کی اطلاع دی تھی ، اس سے رابطہ قائم کر رہا ہوں ، خدا کرے وہ نسخہ بھی مل جائے ،

میرے یہاں الحمدللہ سب لوگ بخیر ہیں ، بیٹی ریحانہ جس کے سر کا آپریشن ہوا تھا وہ اچھی ہے ، لیکن ابھی تین چار ماہ وہ کام نہ کر سکے گی ،

مخطوطے کے عکس جو آپ نے بھیجے ہیں وہ ہر وقت سامنے رہتے ہیں ، ان کو برابر دیکھتا رہتا ہوں اور لطف اندوز ہوتا ہوں ،

فرہنگ قواس کے حاشیے پر مقالہ تیار ہو گیا ہے ، وہ آپ ہی کے مجلے کے لیے زیادہ مناسب ہے ، ان شاء اللہ جلد اس کو روانہ کروں گا ،

محترم و مکرم جناب غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

پروفیسر مختار الدین احمد صاحب بخیر ہیں۔

مخلص

نذیر احمد

(۲۱)

باسمہ تعالیٰ

۲۰، نومبر ۹۲

محبی پروفیسر نجم الاسلام صاحب ، سلام مسنون ،

آپ کا خط مورخ ۳۰، اکتوبر چار روز قبل ملا ، آپ کی صحت کی طرف سے فکرمند تھا ، خط سے بڑی خوشی ہوئی ، اللہ نے آپ کو شفا دی ، ہم سب نے خدا کا شکر ادا کیا۔ پروفیسر مختارالدین احمد صاحب کو آپ کا خط پہنچا دیا ،

" لسان الشعراء" پر مقالہ حاضر خدمت ہے ، استعمالی کاغذ پر مقالہ ہے اس کے لیے

معذرت خواہ ہوں ، مقالے کو پھر صاف کرنے کا موقع نہیں ملا ، اتنے کام لگے ہیں کہ تحریروں پر نظرثانی کا موقع مشکل سے ملتا ہے ، اگر مقالہ دوبارہ لکھتا تو یقیناً اس کی صورت بہتر ہوتی ، آپ خود اگر نظرثانی کر سکیں تو ممنون ہوں گا۔ لیکن آپ فی الحال زیادہ کام نہ کریں ، اپنے کسی رفیق کو یہ کام سپرد کریں ، اگرچہ اس دور میں رفیق ملنا دشوار ہے ، میرے شاگردوں میں کوئی چھوٹا کام بھی نہیں کرتا ، آپ کے یہاں بھی غالباً یہی صورت حال ہوگی۔

آپ کی صحت و سلامتی کے لیے برابر دعائیں کیں ، اللہ نے آپ کو صحتیاب کرکے ہمیں اطمینان خاطر بخشا ،

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کے نام چند سطریں الگ تحریر کر رہا ہوں ، ان کے پاس بھجوا دیں ، ممنون ہوں گا۔

نیاز مند

نذیر احمد

(۲۲)

باسمہ تعالیٰ

۲۱ جنوری ۱۹۹۳ء

محب گرامی ، سلام مسنون - عرصے سے آپ کی خیریت معلوم نہیں ہوسکی۔ ہم لوگ آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعائیں کرتے رہے ہیں۔ ہمارے یہاں کے حالات تو آپ کو معلوم ہی ہونگے ، غالب بین الاقوامی سیمنار ۲۹ دسمبر تا ۳۱ دسمبر ہونے والا تھا ، مگر حالات کے ناسازگار ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا ، دیکھیے اس کے لیے فضا کب سازگار ہوتی ہے۔ کچھ دن قبل ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب کا خط آیا تھا ، اس کا جواب نہ دے سکا ، چند روز ہو رہے ہیں ڈاکٹر سید رفیع الدین (ناگپور) سے ملاقات ہوئی تھی ، وہ پاکستان گئے تھے ، لوٹتے وقت علی گڑھ بھی آگئے تھے ،

عرصہ ہو رہا ہے میں نے ایک مضمون " لسان الشعراء" پر آپ کے مجلے کے لیے بھیجا تھا ، امید ہے مل گیا ہوگا ، آج کل میں فخرالدین یادگاری نمبر کی ترتیب میں مشغول ہوں ، اس کے لیے اگر آپ کی کوئی تحریر مل جاتی تو شکر گزار ہوتا ، اگر صحت اجازت دے تو اس طرف توجہ فرمائیں - " حوض الحیات " پر میں نے ایک مضمون یادگاری نمبر کے لیے انگریزی میں لکھ لیا ہے۔ دراصل اعلان ہو چکا ہے کہ یہ کتاب انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں شایع ہوگی۔ لیکن ابھی

کم مضمون آسکے ہیں۔ پروفیسر مختارالدین احمد صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے ، اچھے ہیں اور آپ کو اور ڈاکٹر صاحب کو برابر یاد کرتے ہیں۔ آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

دعاؤں کا محتاج

نذیر احمد

(۲۳)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ سرسید نگر ، علی گڑھ (یو - پی)

۲۹ ستمبر ۱۹۹۲ء

ڈاکٹر صاحب مکرم و محترم ، سلام مسنون - کل آپ کا خط مورخہ ۱۵ ستمبر کا ملا ، اس خط کو پڑھ کر بڑی پریشانی ہوئی ، آپ کی علالت کا حال پروفیسر غلام مصطفیٰ خان صاحب کے خط سے معلوم ہوا تھا ، لیکن اس صورت حال کا اندازہ نہیں ہوسکا تھا ، آپ کی صحت کے لیے برابر دعا کرتا ہوں ان شاء اللہ آپ جلد شفایاب ہوں گے اور ہاں آپ کے خط کو لکھے ہوئے دو ہفتے ہو رہے ہیں ، خدا کے فضل سے امید قوی ہے کہ آپ صحت یاب ہو کر اپنے گھر حیدرآباد جا چکے ہوں گے اور یہ خط آپ ہی کے ہاتھ میں پڑے گا۔

فرہنگ قواس کے ذیلی حاشیے والا مضمون آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں ، غالب نامے کے مطلب کا نہیں - دو مضمون اور تیار ہیں ، ایک "لسان الشعراء" اور دوسرا میر مومن عرشی پر میر مومن والا مضمون معارف میں بھیج رہا ہوں ، لسان الشعراء والے مقالے پر نظر ثانی کرکے اسے بھی آپ ہی کے مجلے کے لیے روانہ کروں گا۔

سندھ و مکران کے ماخذ والے مضمون کا پروف تصحیح کے بعد واپس کر رہا ہوں ، اس میں دو تین جگہ چند سطروں کا اضافہ تجویز کیا ہے ، اس سے مضمون کی افادیت بڑھ جائے گی۔ ص ۱۷ حاشیہ میں یہ اضافہ ہے : [اور اب پوری کتاب چھپ گئی ہے -]

ص ۲۲ پر دو شعر کا اضافہ ہے۔

ص ۳۱ پر ایک نام کا اضافہ ہے۔

ان اضافات سے کچھ زحمت بڑھ جائے گی ، اس کے لیے معذرت خواہ ہوں ، خدا آپ کو صحت دے ، اور آپ علم و ادب کی خدمت انجام دے سکیں۔

پروفیسر مختارالدین احمد صاحب کو آپ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ دوسرا یہ خط ڈاکٹر غلام

مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں بھجوانے کا کرم کریں۔

آپ کا
نذیر احمد

(۲۴)

باسمہ تعالیٰ

۶۴۵ / ۴ سرسید نگر، علی گڑھ، یو۔پی
۲۰۲۰۰۲
۲، دسمبر ۱۹۹۳ء

محترم پروفیسر صاحب، سلام مسنون - آپ کا نوازش نامہ مورخہ ۲۰، نومبر ۱۹۹۳ء ملا - شکریہ - اس بڑی خوشی ہوئی کہ یونیورسٹی نے آپ کا تعلق شعبے سے برقرار رکھا ہے، میری دانست میں اس سے آپ کو جتنا فائدہ ہے اس سے کہیں زیادہ یونیورسٹی اور اس کے وسیلے سے علم و ادب کا فائدہ ہے، آپ نے رسالہ "تحقیق" کو اس معیار پر پہنچا دیا ہے کہ برصغیر کا کوئی مجلہ اس کا ثانی نظر نہیں آتا۔ خدانخواستہ اگر اس مجلے سے آپ کا تعلق ختم ہو جاتا تو اس کے معیار کو سخت دھکا لگتا، یونیورسٹی کے اربابِ حل و عقد نے بڑی دانشمندی کا ثبوت دیا کہ آپ کا تعلق یونیورسٹی سے برقرار رکھا ہے۔ پروفیسر مختارالدین احمد صاحب کو یہ خبر سنائی تو وہ بیحد خوش ہوئے۔ میری طرف سے اور پروفیسر احمد صاحب کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

میں مئی کے آخری ہفتے میں لڑکوں کے اصرار پر امریکا گیا، وہاں ۲۱، جون کو میری پیٹھ پر ریڑھ کی ہڈی کے نیچے آپریشن ہوا، اس سلسلے میں بچوں نے بڑی دوڑ دھوپ کی - آپریشن ٹھیک ہو گیا ہے لیکن اس کا اثر ہنوز باقی ہے، آزادی کے ساتھ چلنا پھرنا نہیں ہو رہا ہے، ایک آدھ فرلانگ سے زیادہ نہیں چل سکتا، تھوڑی دیر ٹھہرنے کے بعد پھر کچھ اور چل سکتا ہوں، بہرحال خدا کا شکر ہے کہ پہلے سے بہت ہوں، آپریشن سے پہلے دونوں پیروں میں درد رہتا تھا جو روز بروز بڑھ رہا تھا، اب پیروں میں درد بہت ہی کم ہے، البتہ پیٹھ میں ہے جو چلنے کی حالت میں زیادہ ہو جاتا ہے، آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

مقالے کے پروف پر ایک نظر ڈال لی ہے، چند سطروں کا اضافہ آخر میں پس نوشت کے طور پر کر دیا ہے۔ تحقیق شمارہ ۲ مل گیا ہے۔ دوبارہ بھیجنے کی ضرورت باقی نہیں۔

شخصی خطوط عموماً چھپنے اور مشتہر کرنے کے لیے نہیں لکھے جاتے۔ بہرحال اگر آپ چھاپنا

چاہتے ہیں تو مجھے کوئی عذر نہیں ، البتہ جو باتیں بالکل نجی ہوں انھیں حذف کر دیجیے ، کل تک مختارالدین صاحب کو آپ کا مراسلہ نہیں ملا تھا۔

غالب نامہ جولائی ۱۹۸۳ء آپ کے پاس بھیج رہا ہوں ، امید ہے اس میں اکثر ان سوالات کے جواب مل جائیں گے جو آپ کے خط میں ہیں۔ البتہ میں نہیں کہہ سکتا کہ شیرانی صاحب کے مطالعے میں فرہنگ قواس کا کون سا نسخہ تھا۔

آج کل میں لائبریری نہیں جارہا ہوں ، بہت سے زینے چڑھ کر جانا پڑتا ہے ، زینے چڑھنے میں تکلیف کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہے ، مخطوطات مطالعے میں نہیں ہیں ، اس لیے گاف پردو مرکز کی مثالوں کی تاریخ کے بارے میں کوئی قطعی بات نہیں کہہ سکتا ، کسرۂ اضافت کی جگہ "ی" نظر سے نہیں گذری ہے،۔ البتہ کاتب کے یہاں اس قبیل کی غلطیاں مل جاتی ہیں۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت عالی میں میرا سلام پہنچائیں اور التماس دعا کی درخواست کریں۔ ایک مقالہ بھیج رہا ہوں ، عرصہ ہوا لکھا تھا ، ... میں بھیجنا چاہتا تھا مگر اس میں چھاپے کی غلطیاں کافی ہونے لگی ہیں ، اور یہ مضمون کچھ ایسا ہے کہ اس کی کتابت میں دشواری ہوگی۔ آپ کے مجلہ میں یہ مضمون زیادہ مناسب ہوگا۔

مخلص

نذیر احمد

(۲۵)

علی گڑھ

۱۴۔جنوری ۱۹۹۴ء

مجی سلام مسنون

ہمارے ایک دوست جا رہے ہیں ، ان کے بدست تین مضمون بھیج رہا ہوں ۔ ایک مولانا آزاد لائبریری کے مخطوطات پر ہے جس کا کچھ حصہ پہلے چھپ چکا تھا ، اس پر نظر ثانی کے بعد آپ کے پاس بھیج رہا ہوں۔

دوسرا نقطوی تحریک پر ہے ، یہ بھی پہلے چھپ چکا تھا ، لیکن اب کافی مفید معلومات حاصل ہو گئی ہیں ۔ ان کو مقالے میں شامل کر دیا ہے۔

تیسرا میر ابوالعلا کا مختصر رسالہ "فنای ثلاثہ" ہے اس کا متن بھیج رہا ہوں ، ان کے مختصر حالات چند روز بعد بھیجوں گا ۔ چونکہ یہ بزرگ جا رہے ہیں ، موقع غنیمت جان کر یہ مقالے بھیج رہا ہوں ، بعد میں جو کچھ بھیجوں گا وہ مختصر ہو گا اور ڈاک پر زیادہ خرچ نہ ہو گا ۔

کچھ دن پہلے ایک پیکٹ بھیج چکا ہوں ، امید ہے ملا ہو گا -
مجھے عجلت نہیں ، آپ جب مناسب سمجھیں یہ مقالے شائع کریں-
محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مدظلہ کی خدمت با برکت میں میرا سلام اور دعا کی درخواست کریں-

اب میری طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے لیکن مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہو سکا ہوں ، پیٹھ میں درد رہتا ہے ، اس کی وجہ سے آزادی سے چل پھر نہیں سکتا - گذشتہ سال جب آپریشن نہیں ہوا تھا ، اور درد کافی تھا تو لوگوں سے کہتا تھا کہ تراویح کی نماز کیونکر ادا کر سکوں گا ، مگر خدا نے فضل کیا اور نمازِ تراویح با جماعت ادا ہو گئی - اس سال بھی وہی اندیشہ ہے ، دعا کیجیے کہ اس قابل رہوں کہ تراویح با جماعت پڑھ سکوں - یہ بات اس لیے عرض کر رہا ہوں کہ آپریشن کے بعد سے کچھ بہتر ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کا سہارا ہے -

پروفیسر مختارالدین احمد صاحب اچھے ہیں ، آپ کے رسالے کے لیے مقالے کی تیاری میں ہیں ، شاید لکھ بھی لیا ہو ، بہرحال آپ کے پاس مقالہ نہ بھیجنے کی وجہ سے کسی قدر نادم ہیں -
خدا کے فضل سے ہمارے یہاں کے سیاسی حالات کچھ بہتر ہیں - آئے دن کے دنگے فساد کی وجہ سے جو پریشانی تھی بفضلہٖ وہ نہیں -

آپ کا
نذیر احمد

پس نوشت :
" فخر الدین علی احمد یادگاری مجلہ " اب پریس جا رہا ہے - ایک جلد اردو کی ، دوسری انگریزی کی ، آپ کی عدم شرکت کا افسوس رہا- مگر کیا کیا جائے ، حالات پر قابو پانا آسان نہیں ، خدا آپ کو اپنی عافیت میں رکھے - آمین -

نذیر

۴ - ستمبر ۱۹۹۱ء

محبی ڈاکٹر صاحب ،
سلام مسنون :

غالب سیمینار میں شرکت کا دعوت نامہ بھیجا جا چکا ہے ، امید ہے مل چکا ہو گا - لیکن ابھی تک آپ کا کوئی جواب نہیں آیا - براہ کرم جواب سے مطلع کریں ، آپ نے جو خطوط میرے نام گھر کے پتے پر بھیجے تھے وہ مل گئے ۔ ان کے لیے شکر گزار ہوں ، پروفیسر مختار الدین احمد

صاحب کو بھی آپ کے خطوط ملے اور وہ اپ کو سلام لکھوا رہے ہیں ، آپ سے یہ بھی درخواست کی گئی ہے کہ آپ فخرالدین علی احمد کے نام پر جو کتاب لکھی جا رہی ہے اس کے لیے کوئی مقالہ تحریر فرمائیں ، مجھے قوی امید ہے کہ آپ اپنی اولین فرصت میں غالب سیمینار میں شرکت کی رضامندی دیں گے - حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کی خدمت میں سلام پہنچائیں -

نذیر احمد

مختار الدین احمد صاحب نے لکھا ہے کہ آپ کو مطلع کر دوں کہ کراچی سے ڈی لٹ کا مقالہ مل گیا ہے ، یہ افضل ہمارے افضل الہ آبادی سے مختلف اور نقوی خاندن کے بزرگ ہیں پہلا دیوان سنہ ۷۰۰ھ میں مرتب ہوا ، بقول مرتب -

نذیر احمد

مکتوبات ڈاکٹر مختارالدین احمد

بنام

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(۱)

علی گڑھ

۸۷-۸-۳

مخدومی السلام علیکم

گرامی نامہ باعثِ ازدیادِ شرف و عزت ہوا - ڈاکٹر ہادی حسن کی کتاب رضی الدین نیشاپوری پر بہت تلاش کی نہ ملی - شعبۂ اسلامیات کی لائبریری میں دیکھا، شعبۂ فارسی کے سیمینار گیا آزاد لائبریری چھان ماری اس کتاب کا کوئی نسخہ موجود نہیں-

بالآخر کل جا کر ان کی تمام مطبوعہ تصانیف دیکھیں، وہ مجموعے بھی دیکھے جن میں ان کے مضامین شائع ہوئے ہیں - آخر ایک کتاب کے آخر میں ان کی تصانیف کی فہرست میں اس کتاب کا نام دیکھا-

Radiu-Din -i- Nishapuri

His life and times

اس سے معلوم ہوا کہ یہ Aryan Path بمبئی سے ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی -

علی گڑھ میں ان کے بھانجے رہتے ہیں، انھیں خط لکھا معلوم ہوا کہ وہ دو ماہ کے لیے حرمین شریفین گئے ہوئے ہیں واپسی پر ان سے پوچھوں گا اور اسی اثناء میں کتاب کسی اور کتابخانے میں مل گئی تو زیروکس کاپی بنوا کر خدمت میں روانہ کر دوں گا انشاء اللہ -

اس عرصے میں آپ پاکستان کی جامعات کے کتبخانوں میں بھی تلاش کریں تو اچھا ہو -

رفقائے شعبہ کو سلام کہیے -

آپ کا کرم بے پایاں اور آپ کی مہربانیاں بہت یاد آتی ہیں خدا آپ کو تندرست رکھے کہ آپ ملتِ اسلامیہ کی بدستور خدمات انجام دیتے رہیں - والسلام

مختار الدین احمد

(۲)

علی گڑھ

۳-۸-۸۸

مخدوم و مکرم

السلام علیکم

بہت دنوں سے آپ کی خدمت میں خیریت جوئی کا کوئی عریضہ حاضر نہیں کر سکا جس کا افسوس ہے ، یقین ہے بفضلہٖ آپ بخیر و عافیت ہوں گے اور حسبِ دستور علمی کاموں میں مصروف

خیرپور کتب خانۂ عمومی میں دیوان لطف اللہ مہندس کا ایک قلمی نسخہ قرنِ سیزدہم کا لکھا ہوا بخط نستعلیق شکستہ آمیز محفوظ ہے جیسا کہ احمد منزوی کی مرتب کردہ فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان ج ۷ ص ۸۸۷ سے معلوم ہوتا ہے یہ مختصر دیوان ۶۶ صفحات پر مشتمل ہے - ایک دوست کو اس کی اشد ضرورت ہے وہ اسے مرتب کر رہے ہیں یافعی کے نسخۂ کراچی کی نقل انھیں مل گئی ہے - اگر آپ توجہ فرمائیں تو شاید نسخۂ خیرپور کی زیروکس کاپی بھی فراہم ہو جائے-

زحمت دہی کے لیے عفو خواہ ہوں-

میں بہت دنوں سے اعلیٰ حضرتؒ کے مکاتیب اشاعت کے لیے جمع کر رہا ہوں - معلوم ہوا ہے کہ مکتبۂ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور نے کتاب مکتوبات امام احمد رضا بریلوی شائع کی ہے - مرتب نے مکاتیب کے لیے مقدمے میں میرا شکریہ ادا کیا ہے لیکن انھیں یہ توفیق نہ ہوئی کہ اس کا ایک نسخہ مجھے بھیجیں - اگر آسانی سے ممکن ہو تو ایک نسخہ اس مجموعے کا بھجوادیں ، حیدرآباد میں نہ ملے تو کسی کو لاہور تحریر فرما دیں۔امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا - والسلام

نیازمند قدیم

مختار الدین احمد

بشرف نظر جناب پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

شعبۂ اردو نیو کیمپس ، جامعۂ سندھ

جام شورو سندھ

قاری ضیاء الدین صاحبؒ کی تاریخ ولادت و وفات معلوم ہو تو مطلع کیجیے گا-

(۳)

علی گڑھ

۱۰-۹-۸۸

مخدوم و محترم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

مکرمت نامہ تشریف لایا، سر پر رکھا اور آنکھوں سے لگایا۔

دیوان مہندس کے عکس کے لیے شاید ایک سے زائد اصحاب کو لکھنا پڑے۔ میرا تو تجربہ کچھ ایسا ہی ہے۔ خدا کرے آپ کے مکتوبات الیہ، اور اصحاب سے مختلف ہوں۔

ممنون ہوا کہ آپ نے قاری ضیاء الدین صاحبؒ کے سن ولادت و وفات سے مطلع فرمایا لیکن آپ نے اپنے قطعۂ تاریخ سے کیوں محروم رکھا؟

جائسی صاحب کی اطلاع کا ماخذ اسرائیلی صاحب کا مضمون ہے۔ دیوانِ رضی کی تلاش کے سلسلے میں مؤخر الذکر سے ملا تو معلوم ہوا انھوں نے بھی آج تک کتاب نہیں دیکھی، گویا من بہ اعتبارِ آغا، آغا باعتبارِ عینک، عینک گم شد، ہر دو گم شدند"۔ آپ نے اطمینان دلا دیا تھا کہ کتاب حاصل ہو جائے گی اس لیے میں نے پھر توجہ نہیں کی۔ یہاں شعبۂ فارسی کی سیمینار لائبریری یا مولانا آزاد لائبریری میں تو اس کا کوئی نسخہ نہیں ہے، اب دوسری جامعات کے کتبخانوں میں تلاش کرکے انشاء اللہ اس کا عکس بھجوا دوں گا۔

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کی خدمت میں سلام کے بعد یہ پیغام کہ انشاء اللہ فرصت پاتے ہی تحقیق کے لیے کوئی مضمونچہ بھجوا دوں گا۔

خدا آپ کو تندرست اور سلامت رکھے کہ بدستور علمی و ادبی فیوض ہم دور افتادہ بھی حاصل کرتے رہیں۔

امید ہے مزاجِ گرامی بخیر ہو گا۔ والسلام

نیازمند

مختار الدین احمد

بہ شرف نگاہ

جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب

۲۔ اولڈ یونیورسٹی کیمپس

حیدرآباد سندھ

(۴)

علی گڑھ

۸۸-۹-۲۶

مخدوم و محترم زادت معالیکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

گرامی نامہ مؤرخہ ۹ ستمبر ۸۸ء باعثِ ازدیادِ شرف و عزت ہوا - مکتوباتِ امام احمد رضاؒ کا نسخہ ملا اور دیوانِ مہندس کے نسخۂ خیرپور کا عکس بھی - اس لطف و کرم کے لیے بہت ممنون ہوں - ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے ازراہِ کرم اپنے مضامین کے عکس بھی مرحمت فرمائے ہیں جن سے میں بہت مستفید ہوا - آپ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ کے شعبے میں ڈاکٹر صاحب جیسے بلند پایہ محقق موجود ہیں - خدا انھیں خوش رکھے اور ترقی درجات دے - رسید فوراً روانہ کرتا لیکن انتظار رہا کہ رضی الدین نیشاپوری کا مقالہ حاصل ہو جائے تو آپ کو اطلاع دوں ، اس میں تاخیر ہوئی تو خیال ہوا یہ سطور آپ کو لکھ دوں رضی الدین پر ڈاکٹر ہادی حسن مرحوم کی کتاب کے لیے جس کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ بمبئی میں چھپی تھی میں نے بعض کتبخانوں کو خطوط لکھے ہیں کتب خانۂ خدا بخش کے ناظم کو لکھا ہے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کہتے ہیں کہ اسلامک کلچر میں بھی ایک مضمون ان کا شائع ہوا ہے میرا خیال ہے کہ اسی کو ترمیم و اضافے کے بعد شائع کیا ہو گا - یہاں وہ شمارہ نہیں مل رہا ہے دہلی میں بھی نہ ملا تو حیدرآباد لکھوں گا - کل انشاء اللہ جامعۂ ملیۂ اسلامیہ جا رہا ہوں وہاں بھی تلاش کروں گا - ممکن ہے ان کے مجموعۂ مضامین میں بھی یہ مضمون شامل ہو - بہرحال حصول کی پوری کوشش کر رہا ہوں اور ملتے ہی اس کا عکس بھجوا دوں گا انشاء اللہ -

آپ کی خیر و عافیت کے لیے ہمیشہ دعا گو رہتا ہوں مولیٰ تعالیٰ آپ کو صحت مند اور ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا والسلام

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدرآباد ، سندھ

(۵)

علی گڑھ
۱۰-۱۲-۸۸

مخدوم و محترم دامت برکاتکم

السلام علیکم و رحمۃ و برکاتہ

مکرمت نامہ مؤرخہ یکم دسمبر ۱۹۸۸ء تشریف لایا ، یاد فرمائی کے لیے بہت ممنون ہوا-

مولوی سمیع الدین مصطفائی بھی آج آئے تھے میں جامعۂ اردو گیا ہوا تھا جہاں نائب شیخ الجامعہ کی حیثیت سے میں کام کر رہا ہوں ، وہ ظہر کے بعد آنے والے ہیں یہ عریضہ اس امید پر لکھ رہا ہوں کہ وہ آکر لے جائیں گے۔

دیوان مہندس کا عکس یہ صاحب مجھے دے گئے تھے اور اس کی رسید میں نے بھیج دی تھی آپ کو بھی اور شاید دکتر نجم الاسلام صاحب کو بھی، یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ حضرات یہ زحمت فرمائیں اور میں شکریہ بھی ادا نہ کروں -

رضی الدین نیشاپوری پر دکتر ہادی حسن صاحب کا متعلقہ کتابچہ اب تک حاصل نہ ہو سکا شاید ہی کسی کتاب کے حصول کے لیے میں نے اتنی تگ و دو کی ہو جتنی اس کے لیے کی ، صرف اس لیے کہ ایک علمی فریضہ تھا اور آپ کی فرمائش تھی جسے پورا کرنا میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں - ڈاکٹر صاحب کا تعلق جامعۂ ملیہ سے تھا اس لیے خیال تھا کہ وہاں کے کتب خانے میں ضرور ہو گا - وہ حیدرآباد کے تھے اس لیے عثمانیہ یونیورسٹی میں تلاش کرایا- کتب خانۂ خدا بخش مشہور کتب خانہ ہے خیال تھا کہ وہاں اس کا نسخہ ضرور ہو گا - کہیں اس کتاب کا پتا نہ ملا ، بہت افسوس ہوا اب آپ نے بشارت سنائی ہے کہ آپ کا مقالہ مکمل ہو گیا ہے انشاء اللہ جلد اس سے مستفید ہوں گا -

ڈاکٹر مرحوم کا مجموعۂ مضامین جس میں دیوان کاہی بھی شامل ہے خدمت والا میں بھیج رہا ہوں - ڈاکٹر صاحب کے گھر پر جا کر یہ نسخہ جو اب کمیاب ہے آپ کے لیے ان کے عزیزوں سے ملا ہے دیوان رضی الدین نہ ملنے کا افسوس کچھ کم ہو جائے گا - آپ کے استاد کی کتاب ہے اس لیے آپ کے پاس رہنی چاہیے - ظفر الدین صاحب ، فصیح الدین صاحب کو آپ کبھی والا نامہ تحریر فرمائیں تو ایک رقعہ شکریے کا اس پتے پر ممکن ہو تو بھیج دیں - دکتر مسعود مرزا ریڈر شعبہ کامرس مسلم یونیورسٹی علی گڑھ - مسعود مرزا ڈاکٹر صاحب کے عزیزوں میں ہیں بلکہ عزیزوں سے برتر، اس لیے کہ ان کی زندگی کے آخری زمانے میں ان کی والدہ مکرمہ ڈاکٹر صاحب کی دیکھ بھال اس طرح کرتی رہیں کہ اپنی بہن بھی نہیں کر سکتی - مسعود صاحب اور ان کی والدہ ڈاکٹر صاحب کے مکان واقع قلعہ روڈ میں متمکن ہیں -

کچھ مضامین کے آف پرنٹس جو اس وقت مل گئے خدمت والا میں بنظر اصلاح پیش کر رہا ہوں - کچھ دکتر نجم الاسلام صاحب اور دکتر سمیع احمد ہاشمی صاحب کو بھجوا دیجیے لیکن آپ کی نظر سے بھی گزر جائے تو اچھا ہے -

مجلۂ المجمع العلمی الہندی کے میمن نمبر کا دوسرا حصہ چھپ گیا ہے لیکن ابھی شائع نہیں ہوا میں اپنا نسخہ بھیج رہا ہوں اس پر ایک نگاہ ڈال کر محترمی پروفیسر محمود میمن صاحب کے پاس بحفاظت

تمام بھجوا دیں تو بڑا کرم ہو -

آپ کو بڑی مسرت کے ساتھ لکھ رہا ہوں کہ ۱۰ اپریل ۸۸ء کو یونیورسٹی کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گیا ، خدا کا فضل و احسان ہے کہ یہ زمانہ بہت نیک نامی کے ساتھ گزارا - اب بحمدہ فارغ ہوں اور لکھنے پڑھنے کی فرصت بہت اچھی طرح ملتی ہے -

دکتر نجم الاسلام صاحب اور دکتر سید سخیٰ احمد ہاشمی صاحب تک میرا سلام شوق پہنچا دیں - رسالۂ تحقیق کا دوسرا شمارہ مل گیا ہے ، بہت اچھا ہے اور اچھے مفید اور وقیع مضامین انھوں نے شائع کیے ہیں - تیسرے شمارے کے لیے انشاء اللہ ایک مختصر سی تحریر بھیج دوں گا - میں نجم الاسلام صاحب کی تحریرات سے بہت متاثر ہوا ہوں - پاکستان میں اس طرح کے مضامین لکھنے والے بہت کم ہیں - خدا انھیں صحت مند رکھے اور ترقی درجات دے دونوں جہاں میں -

عزیز مکرم دکتر سراج احمد کو میری دعا پہنچے، ان کی بعض کتابوں کے اشتہار میں نے کہیں دیکھے تھے جو تصوف پر ہیں، انھیں تحریر فرما دیجیے کہ اپنی کتابیں / تحریرات بھیج دیں کہ میں ان سے استفادہ کر سکوں - معلوم نہیں ان کا مقالۂ علمیہ جس پر انھیں ڈاکٹریٹ تفویض ہوئی تھی شائع ہوا یا نہیں - سمیع الدین صاحب آگئے ہیں اور سامنے آکر بیٹھ گئے ہیں خدا انھیں خوش رکھے۔اپنی دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں - والسلام

آپ کی صحتِ کاملہ کے لیے دعائیں کرنے والا

مختار الدین احمد

آپ کے پاس رشید احمد صدیقی کے خطوط ہوں تو ان کے عکس ضرور مرحمت فرمائیں -

قاضی عبدالودود صاحب سے تو آپ کی یا دکتر نجم الاسلام صاحب کی خط و کتابت ہو گی ؟

(۹)

علی گڑھ

۲۸-۱۲-۸۸

حضرت محترم

السلام علیکم

مخدوم جہاں (رسالہ) سے اس کے موضوع کی وجہ سے میری دلچسپی ہے یہ میرے ایک عزیز کمال جعفری نے شائع کرنا شروع کیا ہے - اخراجات خود وہی ادا کر رہے ہیں اپنی جیب سے ، محض اپنے علمی و دینی شوق کی بنا پر - ابھی ابتدائی مراحل سے یہ پرچہ گزر رہا ہے اس لائق تو نہیں کہ آپ کے قیمتی مقالات اس میں شائع ہو سکیں لیکن ممکن ہے آپ کے تبرکات شائع کرنے کے

بعد اس کی اشاعت میں اضافہ ہو۔

مصطفائی صاحب نے میرا عریضہ اور کچھ کتب و رسائل پیش کیے ہوں گے اور آپ نے پروفیسر نجم الاسلام پروفیسر ہاشمی میں تقسیم کرا دیے ہوں گے۔

مجلۃ المجمع العلمی الہندی کا میمن نمبر آپ نے برادر گرامی پروفیسر محمود میمن کو بھجوایا ہو گا، آپ نے بھی فرصت ملی ہو گی تو ایک نظر اس پر ڈال لی ہو گی یہ حصۂ دوم ہے میمن نمبر کا حصہ اول بھی ۵۰۰ صفحات کا شائع کر چکا ہوں جو بہت مفید مضامین و تحریرات پر مشتمل ہے اس کا ایک نسخہ محمود بھائی کی خدمت میں پیش کر چکا ہوں۔

دعائے خیر میں یاد رکھیے خدائے بزرگ و برتر آپ کو ہمیشہ صحت مند رکھے کہ آپ بدستور دینی و علمی خدمات انجام دیتے رہیں۔ والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

بشرف نگاہ

جناب پروفیسر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

حیدرآباد، سندھ

(۷)

علی گڑھ

۲۱-۱-۸۹

مخدوم و مکرم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

مکرمت نامہ مؤرخہ ۲۳-۱۲ باعث ازدیادِ شرف و عزت ہوا۔ خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر ہادی حسن صاحب کی کتاب اور میری تحریرات بحفاظت تمام آپ تک پہنچ گئیں۔ خدا سمیع الدین صاحب کو جزائے خیر دے۔ مجلۃ المجمع العلمی الہندی کا میمن نمبر محمود بھائی تک پہنچ گیا ہو گا لیکن ابھی تک ان کا کوئی خط نہیں آیا ہے۔

مجموعۂ مقالات خدا کرے جلد چھپ جائے کہ اس سے استفادہ عام ہو سکے۔ قاری ضیاء الدین احمد کے انتقال پر آپ کا قطعۂ تاریخ مل گیا تھا اور یاد آتا ہے کہ اس کی رسید کسی خط میں بھیج دی تھی۔

قاضی صاحب اور رشید صاحب کے خطوط کا انتظار ہے، خدا کرے زیروکس کاپی صاف

ستھری بن جائے ۔ اگر رجسٹری سے بھیج دیں تو یہ تحریر بلحفاظت تمام یہاں پہنچ جائیں ۔

آپ کی مصروفیات کا کچھ اندازہ ہے اس لیے خط مختصر لکھ رہا ہوں کہ اس کے مطالعے میں آپ کا زیادہ وقت ضائع نہ ہو۔

رسالۂ مخدومِ جہاں کے لیے آپ کے مضمون کا انتظار ہے کمال جعفری صاحب (۸۱/۲ ذاکر نگر ، جامعہ نگر نئی دہلی - ۲۵) اس کا تازہ شمارہ بھیج رہے ہیں

خدا آپ کا سایہ آپ کے متوسلین و احباب پر بہت دنوں تک رکھے اور آپ کو تندرست

والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب
۲- اوڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدرآباد ، سندھ

(۸)

علی گڑھ

۱۹-۲-۸۹

مخترمی جناب پروفیسر صاحب
السلام علیکم

مضمون موصوں ہوا بہت اچھا مضمون ہے اور اس قدر وقیع کہ مجھے رسالۂ مخدوم جہاں کو بھیجنے میں تامل تھا ۔ بہرحال یہ اس رسالے کی خوش نصیبی ہے کہ اس میں آپ کا یہ قیمتی مضمون شائع ہو رہا ہے۔

استاذ مرحوم نے ممتاز حسن کی فرمایش پر عربی ادب پر زبانی کچھ لکچر دیے تھے جو اردو نامے (کراچی) میں شائع ہوئے تھے ۔ میں نے ان کا عکس منگوا کر ترجمہ و تعلیقات کے ساتھ اپنے مجلۃ المجمع العلمی الہندی (میمن نمبر جلد دوم) میں مجالس المیمنی کے عنوان سے شائع کیے تھے اس کا ایک نسخہ جناب کی خدمت میں بھیجا تھا آپ کو ملا ہو گا ۔

ممنون ہوں گا اگر اس کے بارے میں اپنی رائے اور مشوروں سے مستفید فرمائیں ۔ علیحدہ کتابی شکل میں چھاپنے کا خیال ہے اس لیے آپ کے مشوروں کی خاص طور پر ضرورت ہے ۔

یاد آتا ہے کہ ڈاکٹر ہادی حسن صاحب کی کتاب کے ساتھ یہ رسالہ بھی سمیع الدین

مصطفائی صاحب کے ہاتھ بھجوایا گیا تھا - دعاؤں میں یاد رکھیے -
امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰے خاں صاحب
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدرآباد سندھ

(۹)

علی گڑھ
۳-۶-۸۹

مخدوم و مکرم

السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہ

تین کرم نامے مختلف وقتوں میں مختلف احباب کے بھیجے ہوئے ملے - ۱۵ جنوری کا سمیع الدین مصطفائی صاحب کا مراسلہ ۲۶-۴ کو ، ۹ اپریل کا کارڈ ۲۳-۵ کو اور ۱۴ مئی کا والا نامہ جو جناب نے ڈاک سے خود بھیجا ہے جس میں صحت یابی کی خوش خبری اور مجالس المیمنی کے مطبعی اغلاط کی تصحیحات ہیں ۲۹ کو موصول ہوا - ان دونوں خطوں کی تاخیر کی وجہ یہ ہو گی کہ آنے والے احباب نے ظاہرا بہت دنوں کے بعد خطوط بھجوائے -.بہرحال خطوط مل گئے یہی شکر کا مقام ہے -

۲ رمضان / ۹ اپریل کے خط میں رشید صاحب ، قاضی عبدالودود صاحب ، نصیر الدین ہاشمی اور ڈاکٹر اقبال حسین کے مکتوبات کے عکس اور کچھ کتابوں کے بھیجنے کا ذکر ہے - یہ تحریرات و کتب اب تک موصول نہیں ہوئیں - اطلاعاً عرض ہے - آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی صاحب کے ذریعے ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے بھجوائی ہیں - غالباً انھیں کوئی مناسب آدمی نہیں ملا یا وہ صاحب یہاں آکر مجھے بھیجنا بھول گئے -.بہرحال ڈاکٹر صاحب سے دریافت فرمائیں - اگر اب تک انھوں نے نہیں بھیجی ہوں تو خطوط کے عکس ڈاکٹر صاحب بھیج دیں تو بڑا کرم ہو گا -

آپ کے ان مکتوب نگاروں میں ڈاکٹر اقبال حسین خیر و عافیت سے ہیں اور آج کل اپنی سوانح حیات لکھنے میں مصروف ہیں کتب خانۂ خدا بخش کے جرنل میں چھپنے والی ہے -

آپ کی علالت کا حال سن کر تردد ہوا تھا برابر دعاگو رہا - مولیٰ تعالیٰ صحتِ عاملہ و کاملہ

عطا فرمائے - کچھ علالتیں تو اس عمر میں ہوتی رہتی ہیں اور بقول رشید صاحب انھی کے ساتھ جینا ہے ، خدا سے دعا یہ ہے کہ ان امراض میں شدت نہ ہو - یہ امراض گناہوں اور تقصیرات کا کفارہ ہیں، اس سے یک گونہ تسلی ہوتی ہے ، کم از کم مجھ کو -

آپ نے زحمت فرما کر مجالس کا بغور مطالعہ کیا اور اغلاط کی نشان دہی فرمائی جزاک اللہ -
مطابع کا حال یہ ہے کہ اردو عبارت صحیح نہیں چھپتی ، عربی کی صحت تو ان کے بس کی نہیں - بار بار پروف پڑھتا رہا لیکن نتیجہ ظاہر ہے میں نے اپنے نسخے پر کچھ اغلاط کی، جو کمپوزنگ کے اغلاط تھے تصحیح کر دی ہے، کچھ آپ کے خط کی روشنی میں کروں گا -

زحمت دینے سے میرا مقصد یہ تھا کہ تمہید و تعلیقات لکھنے میں مجھ سے غلطیاں تو نہیں ہوئی ہیں۔حضرت الاستاذ کا علم جس قدر وسیع تھا آپ سے مخفی نہیں - ان کے مآخذ کا پتا چلانا ایک مشکل امر تھا جن امور کا انھوں نے اپنے لیکچر میں ذکر کیا ہے ان میں سے بعض کی توثیق اسی وقت ہو سکتی تھی جب وہ سارے مصادر میری نظر سے بھی گزرتے -۔بہرحال خوشی ہوئی کہ یہ لیکچر اس طرح عربی میں شائع کر دیے گئے کہ وہ دیکھتے تو شاید ناپسند نہ فرماتے -

ڈکٹر نجم الاسلام صاحب کی خدمت میں بوقت ملاقات سلام مسنون فرما دیجیے گا - ان کے رسالے کے تیسرے شمارے کا ابھی سے انتظار شروع ہو گیا ہے -

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہو گا والسلام

داعی

مختار الدین احمد

ہاں ، پتے میں فاطمہ (Fatima) منزل لکھا ہوا تھا، جس محلے میں ایک شیعی دوست کے مکان کا نام ہے۔بعض خطوط وہاں پہنچ جاتے ہیں۔میرے مکان کا نام ناظمہ Nazima منزل ہے - ناظمہ میری بی بی کا نام ہے -

پروفیسر غلام مصطفٰی خاں صاحب محترم
۲- پرانی یونیورسٹی
حیدرآباد ، سندھ

(۱۰)

نیپا کراچی
۲۶-۶-۸۹

برادر گرامی و محترم
السلام علیکم

انجمن کے جلسے اور ان کے ٹھہرانے میں شرکت کے بعد ابھی کچھ دیر پہلے قیامگاہ پر پہنچا تھا کہ سمیع الدین صاحب تشریف لائے۔آپ کی مرسلہ کتابیں ، مکتوب گرامی اور حیدرآباد کی مٹھائی پہنچی۔اس محبت و قدر افزائی کے لیے بہت ممنون ہوا۔

آپ کے لیے دعاگو ہوں مولیٰ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقے میں آپ کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے کہ دین و ملت کی آپ بدستور خدمت فرماتے رہیں - آمین

آپ نے بڑی قیمتی کتابیں بھیجی ہیں ان سے فائدہ اٹھاؤں گا انشاء اللہ ، خطوط بھی ملے مزید شکریہ قبول فرمائیے -

میں نے پہلے ہی دن،جب یہاں وارد ہوا تو آپ سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا - مشفق خواجہ صاحب نے بتایا کہ حالات اچھے نہیں ہیں،آپ کا حیدرآباد جانا مناسب نہیں ہے - بہت مایوسی ہوئی کہ اس قدر قریب آکر آپ کی ملاقات کی مسرت سے محروم رہا - اب آپ نے ازراہ کرم جو مکتوب گرامی بھیجا تو نصف ملاقات ہو گئی، فالحمدللہ -

میں عمان سے ۲۴ کو کراچی آیا،اب لاہور جا رہا ہوں۔موقع ملا تو اسلام آباد ہوتا ہوا دہلی انشاء اللہ واپس ہوں گا۔دعاء خیر میں یاد رکھیے گا-

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

بشرفِ نگاہ جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب

حیدرآباد ، سندھ

(۱۱)

علی گڑھ

۱۴-۹-۸۹

مخدوم و محترم دامت برکاتکم السلام علیکم

نادم ہوں کہ خیریت جوئی کا کوئی عریضہ اس سے پہلے حاضر خدمت نہ کرسکا - آپ کی سابقہ علالت کی وجہ سے بہت تردد ہے یقین ہے آپ پہلے سے بہت بہتر ہوں گے - خدا آپ کو شفائے عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا آپ کے مخلصین و مُسترشِدین پر دیر تک قائم رکھے۔

فارسی شاعری پر آپ کی کتاب میں نے دورانِ سفر میں دیکھ لی تھی ، یہاں آکر پھر پڑھا اور اس سے فائدہ اٹھایا ، دوسرے نسخے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب،ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی ، شعبۂ فارسی اور

مولانا آزاد لائبریری کو دے دیے گئے -

اخبارات اور ریڈیو سے حالات پڑھ کر اور جان کر کبھی کبھی تشویش بڑھ جاتی ہے ، مولی تعالی آپ لوگوں کا حامی و ناصر ہو-

معلوم نہیں میرے استاد زادے پروفیسر محمد محمود میمن کیسے ہیں ، عرصے سے ان کا کوئی خط نہیں آیا ہے -

اپنے دونوں رفقاء اسلام صاحب اور ہاشمی صاحب کو میرا سلام کہیے - تحقیق کا تیسرا شمارہ ظاہرا ابھی تک شائع نہیں ہوا ہے - آپ کے پاس کیا غلام رسول مہر مرحوم کے خطوط ہوں گے؟

امید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

جناب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب
۲- اولڈ یونیورسٹی کمیپس
حیدرآباد ، سندھ

(۱۲)

علی گڑھ

۲۰-۱۲-۸۹ء

مخدوم و محترم

السلام علیکم

والانامہ ظفر الدین سلمہ' کی معرفت ملا ممنون ہوا کہ علالت و مصروفیات میں بھی آپ یاد فرماتے رہتے ہیں - کیا کہوں آپ کا خط ملتا ہے تو کس قدر مسرت ہوتی ہے - مولی تعالی آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے کہ آپ بدستور دین کی خدمت فرماتے رہیں اور تشنگانِ علم کو سیراب کرتے رہیں -

ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے رسالہ' تحقیق کا تیسرا شمارہ از راہ کرم بھیج دیا ہے پڑھ کر بہت مسرور ہوا - بہت اچھے معیاری مضامین انھوں نے لکھے ہیں اور لکھوائے ہیں اور بہت اہتمام سے شائع کیا ہے -

مطبع کا ٹائپ ذرا جلی ہے یہ خیال ہوتا ہے کہ ذرا خفی ہوتا تو ہم لوگ زیادہ سے زیادہ مضامین سے مستفید ہوتے - آپ کے نام جو خطوط محفوظ رہ گئے ہوں اگر وہ شائع ہو جائیں مختلف

رسالوں میں تو ان سے استفادہ عام ہو جائے - معلوم نہیں آپ کی غلام رسول مہر مرحوم سے کبھی خط کتابت رہی یا نہیں! میں ان کے خطوط مرتب کر رہا ہوں-

آج کل ہم لوگ اعجازِ خسروی کے انگریزی ترجمے اور تعلیقات نویسی میں لگے ہوئے ہیں دو سال میں توقع ہے کہ پانچوں جلدوں پر کام ختم ہو جائے گا - اس کے بعد فارسی متن کی ترتیب و اشاعت کا ارادہ ہے - یہ سب کام ڈکٹر نذیر احمد صاحب کی کوششوں سے انجام پا رہا ہے-

سمیع الدین مصطفائی بہت یاد آتے ہیں - میرے دل میں ان کی محبت ، آپ سے ان کی بے پناہ محبت و عقیدت کی وجہ سے بڑھ گئی ہے - وہ کبھی حاضر ہوں تو میرا سلام شوق ان تک پہنچانے کی زحمت گوارا فرمائیں - امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدرآباد ، سندھ

(۱۳)

علی گڑھ
۶-۳-۹۰ء

مخدوم و محترم دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ و برکاتہ

آپ کی خیر و عافیت پروفیسر نجم الاسلام صاحب کے خط سے معلوم ہوئی تھی- آپ کی صحت و عافیت کے لیے برابر دعاگو ہوں اور صبح کے معمولات کے بعد خاص طور پر آپ کو یاد رکھتا ہوں - خدا آپ کو صحت و مسرت کی دولت سے مالا مال کرے کہ آپ کے عقیدت مند دیر تک آپ سے مستفیض ہو سکیں-

میں مولانا غلام رسول مہر کے خطوط مرتب کر رہا ہوں ، معلوم ہوا ہے کہ پروفیسر سید محمد سلیم ، اچھرہ لاہور کے پاس ان کے پچاس ساٹھ خطوط محفوظ ہیں - اگر وہ خطوط یا ان کی زیروکس کاپی مل جاتی تو میرا مجموعہ زیادہ مفید بن جاتا - سید صاحب کی خدمت میں کبھی نیاز حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا وہ مجھ سے اچھی طرح واقف ہوتے تو یقین تھا کرم ضرور فرماتے -

میں ان کی خدمت میں عریضہ حاضر کر رہا ہوں لیکن اگر چند کلمات آپ انھیں اس سلسلے

میں تحریر فرما دیں تو کامیابی انشاء اللہ یقینی ہے۔ آپ کو بہت پہلے لکھتا لیکن آپ کی مصروفیات اور صحت کی ناہمواری کے سبب آپ کو زحمت دیتے ہوئے کچھ اچھا نہیں معلوم ہوا۔ اب تو یقین ہے جناب والا کا مزاج اعتدال پر ہو گا۔

سمیع الدین مصطفائی صاحب بہت یاد آتے ہیں خدا انھیں خوش و خرم رکھے۔ کبھی حاضر ہوں تو میرا سلام ان سے کہہ دیجیے۔

امید ہے مزاج گرامی بخیر و عافیت ہو گا۔

والسلام مع الاکرام

نیاز مند

مختار الدین احمد

۱۷ جنوری کے گرامی نامے سے یہ اطلاع پا کر خوشی ہوئی کہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ پر ایک کتاب زیر تحریر ہے۔ تذکرۂ اولیاء دہلی (فارسی) مرتبہ ڈاکٹر شریف حسین قاسمی بھی زیر مطالعہ رہے تو اچھی ہے، اسے ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کے ادارے غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی نے شائع کیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب محترم
۲۔ اولڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدرآباد، سندھ

(۱۴)

علی گڑھ
یک شنبہ
۱۴-۸-۹۰ء

مخدوم و مکرم

السلام علیکم

۷ جون ۹۰ء کا مکرمت نامہ اور رسید بابت نذر مختار، سفرِ حج و زیارتِ حرمین شریفین سے واپسی کے بعد دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ میں بیگم صاحب کے ساتھ وہاں حاضر ہوا اور ڈیڑھ ماہ کے بعد واپس آیا۔ عمرے تو ہم لوگ کئی بار اپنی اور اپنے والدین کی طرف سے کر چکے تھے لیکن حج کا فرض ہم پر باقی تھا، خوشی کا مقام ہے کہ اس سال اس فرض سے ہم دونوں سبکدوش ہو گئے۔ دعا فرمائیے کہ مولیٰ تعالیٰ حج قبول فرمائے اور جو کمیاں رہ گئی ہوں ان سے وہ غفور و رحیم درگزر فرمائے۔

آپ ، نجم الاسلام صاحب اور آپ کے خادم و معتقد خاص سمیع الدین صاحب کو میں نے دعاؤں میں دونوں جگہ یاد رکھا ، آپ کی صحت و عافیت ، نجم الاسلام صاحب کے ذہنی سکون و ترقی درجات اور سمیع الدین صاحب کی گناہوں کی مغفرت اور کاروبار میں ان کی ترقی کے لیے دعائیں کیں - روضۂ مطہرہ کی جالیوں کے پاس بھی آپ بہت یاد آئے - خدا آپ کو صحت مند رکھے کہ بدستور دینی و علمی خدمات انجام دیتے رہیں اور ملک میں امن و امان رہے جس کے بظاہر امکانات روشن معلوم ہوتے ہیں-

بہت دن ہوئے ظفر الدین صاحب آپ کا تحفہ باقیاتِ باقی کا ایک نسخہ دے گئے - رات کے دس گیارہ بجے جب ملنے والے رخصت ہوئے تو بستر پر لیٹ کر ٹیبل لیمپ روشن کرکے آپ کی کتاب شروع کی اور اس وقت ختم کی جب تہجد کا وقت ہوگیا - آپ نے خطوط میں اپنی علالت و ضعف کا اکثر ذکر کیا ہے لیکن جو شخص اس عمر میں ایسے موضوع پر سارے ممکنہ مصادر چھان کر ایسی کتاب مرتب کر سکتا ہے اور اپنی خوبصورت تحریر میں لکھ سکتا ہے اسے علیل و کمزور کون کہے گا - جزاک اللہ یہ آپ نے بہت اہم کام کر ڈالا اور آپ نے اہل علم کے سامنے ایک نمونہ پیش کر دیا ہے کہ اپنے تجویز کردہ موضوع پر مواد کس طرح جمع کرنا چاہیے کس طرح ان سے کام لینا چاہیے ، کس طرح پیش کرنا چاہیے اور کتاب کس طرح مکمل کرنی چاہیے - کاش آپ کے یہاں لوگ اسی نہج پر دوسرے بزرگوں پر بھی ضخیم کتاب نہ سہی اوسط صفحات کے مونوگراف ہی لکھ کر شائع کرنا شروع کر دیں -

یہ نسخہ جو آپ نے مجھے مرحمت فرمایا ہے وہ آپ کے میشے کی زیروکس کاپی ہے یا آپ نے عکسی اڈیشن شائع کیا ہے-

عبدالقادر بدایونی کی روح بھی خوش ہو گئی ہو گی آپ نے ان کا بہت اچھا دفاع کیا ہے اور ان کے بیانات کی خوبیوں پر بہت اچھی روشنی ڈالی ہے شیخ اکرام مرحوم کی طرح مولوی عبدالحق مرحوم بھی ان سے خوش نہیں تھے جس کا اظہار انھوں نے بعض تحریرات میں کیا ہے-

آپ کی توجہ اور پروفیسر سید محمد سلیم صاحب کی عنایت سے خطوطِ مہر کے عکس مل گئے پروفیسر نجم الاسلام صاحب کو خدا جزائے خیر دے کہ انھوں نے اچھرہ سے خطوط حاصل کیے اور پھر سبھوں کے عکس بنوا کر مجھے بھیج دیے-

میں انھیں لکھ چکا ہوں کہ اپنے تحقیقی / تنقیدی مضامین جمع کرکے نظرِثانی کے بعد کتابی شکل میں شائع کر دیں - ان جیسے محقق اب ہندستان پاکستان میں خال خال ہیں۔آپ بھی انھیں متوجہ فرمایئے-

کتابت یا کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے جھگڑوں اور مصارف سے بچنا چاہیں تو وہ بھی

مضامین اپنے قلم سے لکھیں اور عکسی اڈیشن شائع کر دیں -

آپ کو یاد ہو گا ڈاکٹر ہادی حسن مرحوم کا مرتب کردہ دیوانِ فلکی شروانی لندن سے انھی کی خوبصورت تحریر میں شائع ہوا تھا -

طویل سفر اور وہاں کے معمولات کے بعد یہاں آکر طبیعت خراب ہو گئی - اس دوران میں بہت سے کام اور پچاسوں جواب طلب خطوط جمع ہو گئے تھے - اب آہستہ آہستہ ان کے جواب لکھ رہا ہوں صحت مستقیم ہوتی تو آپ کی خدمت میں یہ عریضہ پہلے ہی حاضر کرتا -

امید ہے مزاج گرامی بخیر ہو گا - والسلام

نیاز مند

مختار الدین احمد

لندن سے خالد حسن قادری صاحب نے حامد حسن قادری مرحوم کی تاریخ گوئی پر انگریزی میں بہت اچھی کتاب شائع کی ہے ، سارے قطعات قادری صاحب کے خط میں شائع ہوئے ہیں آپ کی نگاہ سے یہ کتاب گزری؟ کراچی میں تو اس کے نسخے آگئے ہوں گے -

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب محترم
۲- اولڈ یونیورسٹی کیمپس
حیدر آباد ، سندھ

(۱۵)

علی گڑھ
یک شنبہ
۲۳-۹-۹۰ء

مخدوم و محترم
السلام علیکم

پروفیسر سید رفیع الدین صاحب آج کل علی گڑھ آئے ہوئے ہیں تین بچیوں اور ایک بچے کا یہاں انھوں نے آرٹس میں داخلہ کرایا ہے ، بیگم صاحب کی بھی خواہش ہے کہ وہ کئی ماہ یہاں آکر رہیں ، مکان کی تلاش جاری ہے ابھی تک کوئی مناسب مکان نہیں ملا ہے -

ان سے تین ملاقاتیں بہت تفصیلی ہوئیں اور یہ ناممکن ہے کہ میں اور وہ ایک جگہ جمع ہوں اور آپ کا ذکر خیر نہ آئے - دیر تک آپ کی خوبیوں کا ذکر رہا - میں نے کہا آپ نے یہ بہت اچھا کیا کہ ڈاکٹر صاحب کی زندگی اور علی گڑھ کے قیام کے حالات پر مشتمل مضمون لکھا آپ ان

سے اچھی طرح واقف ہیں، اس لیے اس موضوع پر آپ سے اچھا اس عہد پر کوئی مضمون نہیں لکھ سکتا تھا۔

میں نے آپ کا ایک قدیم خط ۹ نومبر ۶۴ء کا دکھایا جو میرے نام ہے۔ میں نے آپ سے اس زمانے میں آپ کی تعلیمی زندگی کے کچھ حالات اور سنین پوچھے تھے جن کا آپ نے تفصیل سے جواب دیا تھا۔ انھیں کچھ تعجب ہوا کہ پچیس سال پہلے کا خط آپ نے محفوظ رکھا ہے، غرض دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

آپ کی صحت و ضعف کی طرف سے تردد رہتا ہے لیکن میں برابر دعا کرتا رہتا ہوں کہ خدا آپ کو صحت مند و توانا رکھے کہ ملت آپ سے بدستور استفادہ کرتی رہے اور آپ کے مقالات و تحریرات سے ہم لوگوں کو مستفیض ہونے کا موقع ملتا رہے۔

آپ کی نئی کتاب تو ظاہری و باطنی محاسن کا مرقع ہے خدا آپ کو جزائے خیر دے کہ بڑا کام آپ نے کر ڈالا۔

امید ہے مزاج عالی بخیر و عافیت ہو گا۔ والسلام

نیازمند

مختار الدین احمد

(۱۹)

۱۱-۹-۹۱ء

۱۱ بجے شب

مخدوم و محترم دامت برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمت نامہ مؤرخہ ۲ ستمبر ۹ کو موصول ہوا۔ یاد فرمائی کے لیے ممنون ہوں۔ ڈاکٹر نذیر احمد کے نام کا خط بھیج رہا ہوں لیکن وہ معلوم ہوا دہلی گئے ہوئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوا ہو گا وہ چند ماہ پہلے غالب انسٹی ٹیوٹ دہلی کے سیکریٹری مقرر ہوئے ہیں (سابق سیکریٹری محمد شفیع قریشی بہار کے گورنر ہو کر پٹنہ چلے گئے ہیں)۔ اب ڈاکٹر صاحب ہفتے میں ایک دو بار دہلی جاتے ہیں اور عام طور پر دو دن وہاں رہکر اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ ان کے سکریٹری ہونے کے بعد توقع ہے کہ انسٹی ٹیوٹ ترقی کی راہ پر گامزن ہو گا۔ میں نے انھیں لکھ دیا ہے کہ دیوان بختیار کاکی کے بارے میں اپنے معلومات آپ کی خدمت میں جلد روانہ کر دیں۔

سمیع الدین صاحب آج مغرب کے بعد ملنے آئے جن کا میں کل سے انتظار کر رہا تھا۔ ان سے آپ کی خیر و عافیت معلوم ہوئی لیکن آپ کے ضعف کا حال سن کر تردد ہوا۔ مولیٰ تعالیٰ آپ

کو صحت عطا فرمائے اور ایسی طاقت عطا فرمائے کہ آپ اپنے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے سکیں اور مخلوق خدا کو بدستور فائدہ پہنچاتے رہیں - آمین

انھوں نے آپ کا تحفہ رومال عطا کیا، بہت خوبصورت اور پائیدار ہے، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھا میرے لیے تو آپ کی دعا کافی تھی، بہرحال بہت ممنون ہوا -

انھوں نے آپ کی کتاب باقیاتِ باقی بھی دکھائی جس کے کچھ نسخے وہ اپنے ساتھ لائے ہیں یہ اڈیشن دیکھنا یاد نہیں آتا اس لیے انھوں نے ایک نسخہ مجھے عنایت کیا - کھانے اور نماز عشاء کے بعد اسے پڑھنے بیٹھ گیا اور ایک نشست میں پوری کتاب پڑھ لی - یہ کتاب تو یاد نہیں آتی کہ میرے پاس ہو لیکن جوں جوں کتاب پڑھتا گیا یاد آتا رہا کہ یہ سارے مطالب نظر سے گزر چکے ہیں بہت حیرت ہوئی - یہ وہ کتاب تو نہیں جو اپنے قلم سے لکھ کر عکس بنوا کر چھپوائی تھی؟ مکان میں قلعی اور مرمت کی وجہ سے پانچوں کمروں کی کتابیں منتشر ہو گئی ہیں کہ اس وقت تلاش سے وہ کتاب نہیں مل سکی -

اس کتاب پر سال طبع و مقام طبع ہی نہیں مطبع کا نام بھی درج نہیں، جو پریس ایکٹ کے خلاف ہے - مطبع کے نام کا اندراج ضروری ہے اگر نہ چھپا ہو تو ایک صفحہ چھپوا کر سرورق کے بعد چسپاں کرا دینا مناسب ہو گا -

مولوی عبدالحق اور شیخ محمد اکرام دونوں بدایونی مرحوم سے خوش نہیں - بدایونی کی کتاب بیس پچیس سال پہلے جب نفائس المآثر (قزوینی) پر یورپ جانے سے پہلے کام شروع کیا تھا، دیکھی تھی لیکن اب آپ کی کتاب دیکھ کر اسے بالاستیعاب پڑھنے کا خیال ہے - گلستان اور قابوس نامہ سے بھی صحیح لطف اٹھانے کا وقت اب ہے، انھیں بھی پڑھوں گا اور دونوں کتابوں کی نثر کے حسن سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کروں گا -

اقبال کے خطوط میں بعض اشخاص و کتب کا ذکر آیا ہے ان کے بارے میں معلومات درکار ہیں، تلاش و جستجو کی میں زحمت نہیں دینا چاہتا، جو کچھ مستحضر ہو یا آسانی سے معلوم ہو سکے مختصر طور پر تحریر فرما کر ممنون کریں -

۱- خواجہ عبدالواحد محمود الصواف فاسی - اقبال نے ان کا ذکر اسرار خودی کے دیباچے میں اس طرح کیا ہے: "علماء قوم میں سب سے پہلے ابن شیبہ علیہ الرحمۃ اور حکماء میں واحد محمود نے اسلامی تخیل کے اس ہمہ گیر میلان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی مگر افسوس کہ واحد محمود کی تصانیف آج ناپید ہیں - ملا حسن فانی کشمیری نے دبستان مذاہب میں اس حکیم کا تھوڑا سا تذکرہ لکھا ہے جس سے اس کے خیالات کا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا" اقبال کی مراد خواجہ عبدالواحد محمود صواف سے ہو گی، ان کے حالات و افکار کہاں ملیں گے؟ ابن شیبہ سے پہلے میں نے مشہور محدث ابن

ابی شیبہ (۱۵۹ھ سے ۲۳۵ھ) صاحب المصنف سمجھ کر نوٹ لکھ دیا تھا لیکن وہ محدث تھے حکماء میں ان کا شمار نہیں، پھر اقبال نے جو کچھ ان کے بارے میں لکھا ہے اور جو اوپر درج ہوا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کوئی دوسرے بزرگ ہیں - یہ بھی ملحوظ رہے کہ اقبال ابن ابی شیبہ نہیں ابن شیبہ لکھتے ہیں - ان کے بارے میں بھی معلومات درکار ہیں -

۲- اسپین کے پروفیسر آسن اور ان کی تصنیف ڈوائن کامیڈی اور اسلام (انوار اقبال ص ۱۰۳ بنام مہر)

۳- محمد لطفی جمعہ مصر کے بیرسٹر - انھیں تو میں جانتا ہوں (۱۸۸۶ - ۱۹۰۳) ان کی متعدد کتابیں بھی دیکھی ہیں طہ حسین کی اشعر ابی معلی کے رد میں بھی ان کی کتاب شائع ہو کر مشہور ہوئی تھی لیکن "اقبال نامہ" حصۂ اول مکتوب بنام مسعود عالم ندوی میں ان کی کتاب حیات الشرق کا ذکر ہے اور یہ عبارت۔صفحہ ۹۰ پر ترکوں کے متعلق لکھتے ہیں: فالأفضل المسلمین فی الشرق ان تیر کوا نعمة الانتقاد و التقریع ضد مصطفی کمال وغیرہ و ان تیرکوہ کما ترکھم - اقبال آگے لکھتے ہیں: تیر کوہ کما ترکھم پر مصنف نے حاشیۂ کتاب پر یہ نوٹ دیا۔ہے فی الحدیث الصحیح اُترکو الترک کما ترکو کم دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ حدیث کونسی کتاب میں ہے - اس کے راوی کون ہیں اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کس موقع پر یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے " (اقبال نامہ ۱/ ۴۰۵)

مسعود عالم مرحوم نے جو جواب دیا اقبال کو وہ تو غالباً محفوظ نہیں، یہاں علی گڑھ میں حیات الشرق موجود نہیں اقبال کی نظر سے یہ کتاب گزری ہے ممکن ہے لاہور میں محفوظ ہو- کسی کتبخانے میں یا اقبال کے ذخیرے میں' جب علی گڑھ میں نہیں ہے تو حیدرآباد سندھ میں تو یہ کتاب کیا ہو گی - لاہور کے کوئی ذی علم تلاش کریں تو ممکن ہے کچھ کامیابی ہو-
اس پر دو چار سطروں کا نوٹ کافی ہو گا پھر اس حدیث کے متعلق تو بہرحال معلومات درکار ہوں گے۔مسعود عالم مرحوم کو ایک خط میں لکھا ہے کہ ترکوں کے متعلق مایوس نہ ہونا چاہیے (اقبال نامہ ۱/ ۴۰۶)

۴- خواجہ نظام الدین کی کوششوں سے اقبال کو اطلاع ملی تھی کہ یہ مولوی احمد سعید بھاول پور کے پاس ہے، غالباً قلمی، سرالسماء کون سی کتاب ہے مصنف کا نام مجھے عبدالعزیز بتایا گیا ہے- اقبال نامہ ۱/ ۲۱۷، ۲/ ۳۸۲، ۳۸۰، ۳۷۹، ۳۷۵

۵- مولوی احمد رضا بجنوری ؟ (اقبال نامہ ۲ / ۲۴۱، روح مکاتیب اقبال عبداللہ قریشی ص ۶۲۲)

۶- تکملۃ البحار اور اس کے مصنف ؟ بحار الانوار الجامعہ لدرر اخبار ائمۃ الاطہار ملا باقر مجلسی (۱۰۳۷ھ - ۱۱۱۱ھ) کی مشہور کتاب ہے جو ۲۵ جلدوں میں شائع ہوئی ہے - ظاہراً اسی کتاب کا تکملہ کسی

نے لکھا ہے جو یہاں موجود نہیں لیکن آج کل اس کا ریفرنس تلاش کر رہا ہوں یہ بھی محقق نہیں کہ اقبال کی مراد البحار سے یہی مجلسی کی بحار الانوار ہے یا کچھ اور ؟ (برنی صاحب نے خط میں تکملۂ البحار لکھا ہے ابھی اقبالنامہ ۱/ ۱۹۱ دیکھا اس میں نام تکملۂ مجمع البحار ہے -

۷- مسئلۂ زمان و مکان پر تازہ ترین کتاب عربی میں ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی جس کا اقبال نے ایک خط میں ذکر کیا ہے یہ کون سی کتاب ہے اور کس کی تصنیف ؟ یہ بھی نہیں کھلتا کہ ہندستان میں چھپی ہے یا عرب دنیا میں -

۸- ایک خط میں کسی ندوی عالم کا ذکر کیا ہے جو علم حدیث کا ماہر ہے یا تھا، میں کسی حدیث کے ماہر ندوی بزرگ سے واقف نہیں ، اقبال کی مراد علامہ سید سلیمان یا عبدالحمید (حمید الدین) فراہی سے نہیں، ویسے دونوں عالم تھے لیکن خاص طور پر حدیث کے ماہر نہ تھے -

۹- مولوی نور الاسلام مصنف فی تحقیق المکان مخطوطہ رام پور - (اقبال نامہ ۱ / ۱۷۸)

۱۰- " رسالہ اتقان فی ماھیۃ الزمان [مصنفہ حکیم برکات احمد بہاری ٹونکی] آج مل گیا- ہندی فلسفی ساکن پھلواری مصنف "تسویلاتِ فلسفہ " کا نام کیا ہے؟ اور طبع نہیں ہوئی تو قلمی نسخہ کہاں سے دستیاب ہو گا ؟" بنام سید سلیمان ندوی اقبال نامہ ۱ / ۱۹۵ - پٹنہ سے قریب پھلواری ایک علمی مرکز رہا ہے دو خانقاہیں ہیں وہاں شاہ بدر الدین قادری مجیبی اور شاہ سلیمان پھلواروی وہاں کے مشہور لوگوں میں ہیں، یہ ہندی فلسفی کون ہے ؟تسویلات ملی یا نہیں اقبال کو، کچھ نہیں معلوم - سید صاحب کا جواب اگر محفوظ ہوتا تو کچھ پتا چلتا -

جناب سید مظفر حسین برنی سابق گورنر ہریانہ جو اب حکومت ہند کے اقلیتی کمیشن کے چیئرمین ہیں، اقبال سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں - وہ کلیات مکاتیب اقبال کئی جلدوں میں مرتب کر رہے ہیں اس میں اقبال کے سارے مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط ایک جگہ جمع کر دیے گئے ہیں پہلی جلد شائع ہو چکی ہے دہلی سے، دوسری جلد چھپ گئی ہے آج کل فہرستیں مرتب ہو رہی ہیں - وہ اعلام پر نوٹس شائع کرنے کا بھی التزام کر رہے ہیں لیکن سرکاری کاموں میں ایسے مصروف آدمی کے لیے اقبال جیسی شخصیت کے خطوط کی ترتیب و تحشیہ ایک مشکل کام ہے لیکن آفریں ہے ان کی ہمت پر کہ وہ مشکلات کے باوجود اس کام کی تکمیل کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں - پہلی جلد کے حواشی میں طوالت بیجا بھی ہے اور کہیں کہیں صحت واقعات سے انحراف بھی - میں نے انھیں ایک تفصیلی خط لکھ کر بعض امور کی طرف متوجہ کیا - انھوں نے ناراض ہونے کے بجائے جس کا مجھے خاصا خدشہ تھا بہت اچھا خط لکھا اور بہت شکریہ ادا کیا اب وہ کبھی کبھی بعض مشکل امور کے بارے میں مجھ سے مشورہ کرتے ہیں اور بعض مصنفین و شعراء پر نوٹ لکھنے کی فرمائش کرتے ہیں

جو علمی کام ہونے کی وجہ سے اپنی مصروفیات کے باوجود پوری کر دیتا ہوں - وہ اس سلسلے میں خطوط تو متعدد اصحاب کو لکھتے ہیں لیکن عدم تعاون کے شاکی رہتے ہیں - اس مجموعے کی طباعت پر کوئی لاکھ سوا لاکھ خرچ ہو گا جو حکومت ہند دے رہی ہے ، ایسی ضخیم کتابیں بار بار شائع نہیں ہوتیں؛ اس لیے میں نے برنی صاحب کو مشورہ دیا ہے کہ اس کی ترتیب و تحشیہ میں جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے توجہ کریں - لیکن اس راہ میں مشکل مقامات آتے ہیں جنھیں آسان کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہیے - لاہور میں جن لوگوں کو اقبال سے دلچسپی ہے ان سے وہ خط کتابت کرتے ہیں لیکن کامیابی بہت کم ہوتی ہے کہ ہر شخص اپنے اپنے کام میں الجھا ہوا ہے۔

دریافت طلب امور پر بہت زیادہ وقت صرف کیے بغیر آپ کچھ توجہ فرما کر لکھ سکیں تو ہم دونوں آپ کے ممنون ہوں گے -

ان کی مشکلات کا اندازہ آپ کو ضرور ہو گا یہاں صرف ایک امر کی طرف اشارہ کرتا ہوں :

اقبال نے مولانا گرامی کے نام ایک خط میں اس فارسی رباعی کی تعریف کی ہے جو انھوں نے مولانا فاخر (الہ آبادی) کی مدح میں لکھی تھی - مرتب کا خیال ہے کہ یہ ان مولانا فاخر کی مدح میں ہے جو الہ آباد کے تھے اور زائر تخلص کرتے تھے اور جن کا ذکر نزہۃ الخواطر میں ہے - میں نے انھیں لکھا کہ ان کا سال وفات ۱۱۱۹ھ ہے گویا یہ عہد اورنگ زیب کے آدمی ہوئے۔ گرامی دو سو سال پہلے کے ایک بزرگ پر مدحیہ رباعی لکھیں جن سے ان کے کسی قسم کے تعلق کا بھی حال معلوم نہیں مستبعد ہے- میں نے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب سے استفسار کیا، ان کے پیش نظر بھی نزہۃ الخواطر تھی انہوں نے بھی زائر کا نام لکھ بھیجا - میرا خیال ہے اقبال کے معہود ذہنی مولانا فاخر زائر الہ آبادی نہیں بلکہ مولانا محمد فاخر (عرف راشد میاں) سجادہ نشین دائرہ شاہ اجمل الہ آباد تھے جن کی وفات ۱۹۳۰ء میں ہوئی یہ مشہور عالم اور مقرر تھے جمعیۃ العلماء اور کانگریس سے تعلق رکھتے تھے ، والد صاحب مولانا ظفر الدین قادریؒ (متوفی ۱۹۶۳ء) کے ملنے والوں میں تھے - خانقاہی تھے سنی صحیح العقیدہ اور بریلوی مسلک کے بزرگوں سے قریب تھے -- یہ اقبال اور گرامی دونوں کے معاصر تھے -گرامی نے ان کی مدح میں رباعی لکھی ہو یہ زیادہ قرین قیاس ہے۔ان کے وصال کے بعد ان کے بیٹے مولانا شاہد فاخری سجادہ نشین ہوئے۔ان کی تاریخ وفات ۲ رمضان ہے ان کے بیٹے حسب ذیل ہیں :

سید محمد زاہد فاخری ، سید محمد ناصر فاخری ، سید محمد طاہر فاخری یہ تینوں دائرہ شاہ اجمل میں رہتے ہیں - سجادہ نشین حال سے استفسار کیا گیا اپنے دادا کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے - الہ آباد تین چار اصحاب کو اور دوسرے مقامات پر کچھ لوگوں کو میں نے خطوط لکھے کہ وہ مولانا فاخر